تغابن

سورہ نمبر 64

تنزیلی نمبر 21

آیات 18

پارہ 28

مکی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ تغابن

تعارفی نوٹ

- **نام و معنی**
  "التغابن" ← اصل مادّہ **غ بن (غبن)**: گھوٹا سودا/نقصان؛ *تَغابُن* (بابِ تفاعُل) "باہمی گھاٹا اور فائدہ"۔ نام آیت 9 کے فقرے ﴿**ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ**﴾ سے ماخوذ ہے۔ یہ قیامت کے دن کے لئے ہے جب حقیقی نفع ← خسارہ کُھل جائے گا۔

- **مکی/مدنی حیثیت**
  اکثر مفسرین کے نزدیک مدنی سورت ہے؛ بعض روایات میں مکّی/مدنی کے متعلق اختلاف کا اشارہ بھی ملتا ہے۔

- **عددی معلومات**
  آیات ← 18 **:رکوع** ← 2 **:جزء**28 :-

- **گروپ و نسبت (المُسَبِّحات)**
  یہ اُن سورتوں کی آخری کڑی ہے جو "**يُسَبِّحُ/سَبَّحَ**" سے شروع ہوتی ہیں: الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، **التغابن**۔ نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ سونے سے پہلے **المسبّحات** پڑھتے اور فرماتے: "ان میں ایک آیت ہزار آیات سے بہتر ہے" — یہ روایت **حَسَن** درجے کی ہے۔

- **مرکزی موضوع**
  ایمان کی دعوت ← اطاعتِ رسول ← یومِ التغابن کی خبر؛ اور یہ ہدایات کہ **مال و اولاد آزمائش ہیں**، لہٰذا **تقویٰ**، **عفو و درگزر** اور **انفاق** کے ذریعے ایمان کی حفاظت کی جائے۔

- **ساخت/تقسیمِ مضمون**
  (ا **:1–4**)کائنات کی تسبیح، رب کی ملک و قدرت؛
  (ب **:5–10**)سابقہ اقوام کی سرکشی اور انجام؛ حشر و جزا کی خبر؛

(ج **:18–11**) مؤمنین کے رویّے: قضاء و قدر پر یقین (11)، اطاعتِ رسول (12–13)، **اہل و اولاد بطور آزمائش** مگر عفو و صفح(14) ، **"فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ"**، انفاق/قرضِ حسن۔

- **کلیدی آیات (ہدایت کے سنگِ میل)**
- ← **64:11مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ** :مصیبت بھی اذنِ الٰہی سے؛ دل کو ہدایت ملتی ہے۔
- ← **64:14إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ** :بعض اوقات گھر والے دین سے روک کر دشمن بن جاتے ہیں؛ مگر **عفو/صفح/مغفرت** مطلوب۔ شانِ نزول کے طور پر ہجرت/جہاد سے روکنے کے واقعات کا ذکر آتا ہے۔
- ← **64:16فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ** :مقدور بھر تقویٰ—بعض مفسرین نے اسے " **3:102**حَقَّ تُقَاتِهِ" کی **تشریح/تقیید** سمجھا، اور بعض نے نسخ کہا؛ اوّل رائے اقرب ہے۔
- **فضائل/روایات**
- **المسبّحات** پڑھنے کی ترغیب: اوپر حدیثِ ترمذی (حسن) ملاحظہ ہو۔ Sunnah
- شیعہ مصادر میں امام صادقؑ سے: تلاوت کرنے والا اہلِ جنت میں ہوگا—عمل کی شرط کے ساتھ؛ اس کی اسنادی حیثیت فضائل کے باب کی روایات جیسی ہے۔ Al-Islam.org
- "تغابن پڑھنے والا اچانک موت سے محفوظ" جیسی منقولات عام مصادرِ اہلِ سنت میں مضبوط سند سے ثابت نہیں؛ احتیاط کی جائے۔ -Islam QA+1
- خلاصه :**التغابن** ایمان کو **حساب** کے شعور اور **گھریلو/معاشی آزمائش** کے بیچ متوازن کرنے کا درس دیتی ہے: تسبیحِ رب ← یقینِ آخرت ← اطاعتِ رسول ← عفو و انفاق ← مقدور بھر تقویٰ۔←
- اگر چاہیں تو اسی فریم ورک پر آیت به آیت آغاز کر لیتے ہیں (کراس ریفرنس پہلے، پھر لفظی/بامحاورہ ترجمه...)، میں پہلی آیت 1–4 کے حصّے سے شروع کر دوں؟

فضیلت سورہ تغابن

- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اللہ اس سے غیر متوقع موت کو دور کردے گا اور جو بھی یہ سورہ پڑھ کر ظالم حاکم کے پاس جائے گا تو اللہ اس کے شر سے اسے بچا لے گا اور یہ شخص اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ تفسیر البرہان)

- امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اپنی فرض نماز میں سورہ تغابن پڑھے گا تو یہ سورہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گا اور اس ہستی کے حضور شاہد عادل بن جائے گا جس کی شہادت کو جائز قرار دیا گیا ہے اور پھر وہ سورہ اس شخص سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ شخص جنت میں نہ چلا جائے۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ ثواب الاعمال)

وقتِ نزول

- یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی؟ اس میں شدید اختلاف ہے، بعض کے نزدیک آخری تین آیات مدنی ہیں اور باقی مکی ہیں۔ (کوثر)
- بندہ حقیر کی تحقیق کے مطابق یہ سورہ مکی ہے، اور اپنے سبجیکٹ کے مناسبت سے انہیں سورتوں تکویر، شقت، فطرت، مطففین کے ساتھ آتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ۟ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾

اللہ کی تسبیح کررہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
(فی ظلل القرآن)

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾
(الحديد، 57:1؛ الحشر، 59:1؛ الصف، 61:1؛ الجمعه، 62:1)

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ﴾ (النور، 24:41)

﴿لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ﴾ (الحديد، 57:2)
﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحة، 1:1)
﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ﴾ (الجاثيه، 45:36)

﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ... وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (الملك، 67:1)
﴿وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرة، 2:20)

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ﴾ (ق، 50:39–40؛ طٰه، 20:130؛ الأعلى، 87:1)

لفظ بہ لفظ:

- **يُسَبِّحُ** ← تسبیح کرتا ہے/پاکی بیان کرتا ہے
- **لِلّٰهِ** ← اللہ کے لیے/اللہ کی (خاطر)
- **مَا** ← جو کچھ
- **فِي السَّمٰوٰتِ** ← آسمانوں میں
- **وَمَا فِي الْأَرْضِ** ← اور جو کچھ زمین میں ہے
- **لَهُ الْمُلْكُ** ← اسی کے لیے بادشاہی ہے
- **وَلَهُ الْحَمْدُ** ← اور اسی کے لیے سزاوارِ حمد ہے
- **وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** ← اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے

مکمل لفظی جملہ:

"اللہ کے لیے تسبیح بجا لاتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

زمین میں ہے؛ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

بامحاورہ:

"آسمان و زمین کی ہر شے اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے؛ حاکمیت بھی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کو زیبا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔"

🧠 انسان کی تسبیح جب شعوری بنے تو وہ اپنے ارادے کو رب کی مرضی کے تابع کر لیتا ہے۔

❓ **اعتراض :** بے جان چیزیں کیسے "تسبیح" کرتی ہیں؟

✅ **جواب :** قرآن کہتا ہے: "تم ان کی تسبیح **سمجھ نہیں پاتے** "("وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ"، الإسراء، 17:44) ← تسبیح کی حقیقی ہیئت ہمارے ادراک سے ماورا بھی ہو سکتی ہے (حال/لسانِ قال/نظامِ فطرت)؛ عدمِ ادراک ← عدمِ وجود نہیں۔

🛠️ روزانہ، دن کا آغاز/ اور رات کا اختتام پر **تسبیح و حمد** کی مخصوص مقدار طے کریں ← دل کی بے چینی کم ہوتی ہے۔

"← تسبیحِ فاطمہ" (سبحان اللہ 33، الحمد للہ 33، اللہ اکبر 34) سوتے وقت/نماز کے بعد — ذہنی سکون و قوتِ عمل۔

✏️ پانچ وقت کی نماز خود تسبیح و حمد شامل ہے، اذکارِ رکوع و سجدہ خود تسبیح و حمد ہی ہے۔ سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ، سبحان ربی العظیم و بحمدہ۔

🔭 کائنات کا **Order** (قوانینِ فطرت) ایک خاموش "تسبیح" ہے: کائناتی ثوابت، fine-tuning، حیات کے لیے موزوں قوانین—یہ سب "ملک" (اقتدارِ اعلیٰ) اور "قدرتِ کاملہ" کی عقلی دلالتیں ہیں۔

2۔ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ فَمِنۡکُمۡ کَافِرٌ وَّ مِنۡکُمۡ مُّؤۡمِنٌ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۲﴾

وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔

(فتح محمد جالندھری*)

اختیار/ہدایت: شاکر یا کفور

﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ (الإنسان، 76:3)
﴿وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ﴾ (البلد، 90:10)
﴿فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (الكهف، 18:29)
﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ (البقرة، 2:256)

اللہ سب کچھ دیکھتا ہے

﴿وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحجرات، 49:18؛ آل عمران، 3:156؛ البقرة، 2:110)

لفظ بہ لفظ

- **هُوَ** ←وہ (ہی)
- **الَّذِي** ← جو
- **خَلَقَكُمْ** ← تمہیں پیدا کیا
- **فَمِنْكُمْ** ← تو تم میں سے
- **كَافِرٌ** ← کوئی کافر ہے
- **وَمِنْكُمْ** ← اور تم میں سے
- **مُؤْمِنٌ** ← کوئی مؤمن ہے
- **وَاللَّهُ** ← اور اللہ
- **بِمَا** ← جو کچھ (بابت)
- **تَعْمَلُونَ** ← تم کرتے ہو
- **بَصِيرٌ** ← خوب دیکھنے والا ہے

مکمل لفظی جملہ:

"وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا؛ پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مؤمن، اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔"

بامحاورہ:

"تمہارا خالق وہی ہے؛ چنانچہ تم میں کچھ منکر ہیں اور کچھ ایمان والے؛ اور اللہ تمہارے ہر عمل پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔"

تخلیق ایک **مشترک نقطۂ آغاز** ہے؛

جبکہ تقسیم **(کافِر ←← مُؤْمِن)** انسان کی **اخلاقی/معنوی** سمت کے انتخاب سے پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں "**بَصِيرٌ**" لا کر واضح کیا کہ فیصلے **جو تم کرتے ہو**، ان پر رب کی نظر ہے—یعنی **ذمّہ داری** اور **جوابدہی**۔

- اللہ نے پیدا کیا؛ اب راہ تمہارے انتخاب سے متعین ہوگی—کفر یا ایمان—اور ہر قدم اس کی نگاہ میں ہے۔"

📖 **هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ :**اللہ وہ ہے جس نے تمہیں اس طرح خلق فرمایا کہ تم اپنے ارادے کے مالک اور خود مختار ہو۔ **اگر تخلیق میں جبر ہوتا تو یہ صورت نہ ہوتی کہ کچھ لوگ کافر اور کچھ لوگ مومن ہو جاتے**۔ یہ اللہ کا انداز تخلیق ہے کہ تم اپنے ارادے کے مالک ہو۔ کفر اختیار کر سکتے ہو یا ایمان۔ دونوں راستے تمہارے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں۔ (کوثر)

❓ **کیا 'فَمِنْكُمْ كَافِرٌ...' جبری تقدیر (Predestination) بتاتی ہے؟**

✅ **نہیں**؛ سیاق "اختیار" کو ثابت کرتا ہے (76:3؛ 18:29؛ 2:256)۔ آیت **خبرِ واقع** دے رہی ہے—تقسیم کا سبب انسانی انتخاب ہے، نہ کہ مجبور کر دینے والی تقدیر۔

❓ **جب اللہ 'بَصِيرٌ' ہے تو امتحان کیوں؟**

✅ امتحان **اظہارِ باطن** اور **قانونی حجت** کے قیام کے لیے ہے: ﴿**لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا**﴾ (الملک، 67:2)؛ علمِ ازلی کے باوجود عدل کے نفاذ کو ظاہر کرنا لازم ہے۔

❓ **'کافِر' پہلے اور 'مُؤْمِن' بعد میں کیوں؟**

✅ اسلوبِ انذار/تنبیہ کے لیے تقدیم(Warning-first) ، یا اس لیے کہ اکثریتی رویّہ/خطرہ کی نشان دہی ہو؛ مقصد سنجیدگی بڑھانا ہے، نہ کہ فضیلت کی ترتیب۔

🛠️ **اپنے اعمال کی ہر وقت "خود احتسابی" کریں، کوئی کام شروع/ختم پر کہیں: "اللّٰہُ بَصِيرٌ بِمَا أَعْمَلُ"**

⚔️ **سنی/شیعہ تفسیری اختلاف** 🧭

- **قدر و اختیار:**
  - اہلِ سنت (خصوصاً اشاعرہ): "کسب"—قدرتِ الٰہی خالقِ افعال بالمعنی الأعم، انسان **اکتساب** کرتا ہے؛
  - امامیہ: "اَمرٌ بَیْنَ الأمرَیْن" — نہ جبر محض، نہ تفویض مطلق؛ انسان حقیقی لیکن **محدود** اختیار رکھتا ہے۔

  متنِ آیت دونوں فہموں میں **اخلاقی جواب دہی** پر متفق ہے۔

✅ اہلِ سنت کے ہاں" **کسب** "(اختیار انسانی + خلقِ قدرتِ الٰہی) اور اہلِ تشیع کے ہاں" **اَمرٌ بَیْنَ الأمرَیْن** "(نہ جبر، نہ تفویض مطلق) کا منہج؛ 37:96 کو بہت سے مفسرین" **ما تصنعون**/اشیاءِ مصنوعہ**" پر محمول کرتے ہیں— یعنی تمہارے **بنائے ہوئے** (objects)بھی اسی کی مخلوق قوانین کے تحت ہیں، جبکہ اخلاقی **اختیار** تمہارا ہے۔

📜 "**إنما الأعمال بالنيات** — "عمل کا وزن نیت سے؛ جواب دہی کے اصول کی بنیاد (بخاری/مسلم)۔

📜 "ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرتِ اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔" (نورالثقلین، بخاری:1358)

📜 ایک اور حدیث جو حضرت امام جعفرصادق علیه السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: "میں نے اپنے تمام بندوں کو دینِ حنیف پر پیدا کیا"۔ (نواالثقلین)

🖉 **یہ آیت اس بات کی ایک دلیل بنتی ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے، جیسا کہ ہم اسٹڈی کر آئے، ابتدائی پانچ سورتوں کے بعد، وہ سورتیں نازل ہوئیں جن میں توحید و خلائق قدرت کا درس ہے جیسے سورہ اعلٰی شمس، لیل؛ کچھ سورتیں خاص قریش کے لیے نازل ہوئی، جیسے سورہ قریش، فیل، تین؛ کچھ نبی کی تسلی اور ان کی شان میں جیسے ضحیٰ، الم نشرح، کوثر...**
یعنی اب تک، پہلا درس "توحید" کا تھا، ایک "رب" کا "رب العالمین" کا، ایک اللہ کا، کعبہ کے خدا کا... جو شروع کی چند سورتیں میں آگیا۔

اب کسی بھی ذی شعور بندے کو اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں کہ وہ اپنے خالق/رب کی وجود کو تسلیم نہ کرے۔
توحید کے بعد دوسرا بنیادی درس قیامت/حیات بعد موت/عمل کا حساب/جنت-جہنم ہے۔ جو رسولوں (فرشتے رسول+انسان رسول) کی زبانی قرآن کے ذریعے مل رہا۔

اعمال کا محاسبہ اور Resurrection بہت خاص موضوع ہے۔ جو اصل انسان کا امتحان ہے۔ اللہ پر ایمان لانا تو آسان کام ہے، پر جو مشکل کام ہے وہ ہے "عمل" ، جسے قرآن "تزکیہ نفس" بھی کہتا۔

اسی لیے یہ سورۃ اس ٹاپک کے ساتھ چلتی، تو (میری نزدیک غالبا) یہ ابتدائی مکی سورۃ ہی ہے، جو سورۃ تکویر کے موضوعی تسلسل کے ساتھ چلی۔ (اس کے بعد سورہ حاقہ و واقعہ بھی غالبا اسی تسلسل میں نازل ہوئی ہیں۔ اور پھر سورہ زلزال حتمی فُل اسٹاپ لگاتی ہے۔)

3۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ صَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ ۚ وَ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اوراس نے تمہاری صورت گری کی تو تمہاری بہت اچھی صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف (سب نے) لوٹ کر جانا ہے۔
(حسین نجفی)

تخلیق "بالحق" ← مقصد و حکمت

﴿مَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (الحِجر، 15:85)
﴿خَلَقَ اللَّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ لِيَجْزِيَ كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ﴾ (الجاثية، 45:22)

"صَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ" ← انسانی صورت و توازن

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التین، 95:4)
﴿اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا... وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ﴾ (غافر، 40:64)
﴿الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ﴾ (الانفطار، 82:7)

"وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ" ← معاد و رجوع

﴿إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ (آلِ عمران، 3:28، 109)
﴿وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ (الملک، 67:15)

🔤 **لفظ بہ لفظ (عربی بولڈ):**

- **خَلَقَ** ←پیدا کیا
- **السَّمٰوَاتِ** ←آسمانوں کو
- **وَالْأَرْضَ** ←اور زمین کو
- **بِالْحَقِّ** ←حق کے ساتھ/مقصد کے ساتھ
- **وَصَوَّرَكُمْ** ←اور تمہاری صورت گری کی
- **فَأَحْسَنَ** ←پس بہت خوب کر دی
- **صُوَرَكُمْ** ←تمہاری صورتیں
- **وَإِلَيْهِ** ←اور اسی کی طرف
- **الْمَصِيرُ** ←لوٹ جانا/ٹھکانا ہے

مکمل لفظی جملہ:

"(اللہ ہی ہے جس نے) آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، اور تمہاری صورت گری کی تو تمہاری صورتیں بہترین بنائیں؛ اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

بامحاورہ:

"اس نے آسمان و زمین حق و حکمت کے ساتھ بنائے، تمہیں شکل و صورت دی اور تمہاری ساخت کو بہترین بنایا؛ اور آخرکار تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

🧠 یعنی کائنات کھیل نہیں ← انسان محض *اتفاقِ حادثہ* نہیں ← انجام بے حساب نہیں۔ نتیجہ: زندگی کے ہر فیصلے میں **معنی** اور **جوابدہی** داخل کریں۔

🌱 "تم ایک باحکمت کائنات کے بامقصد فرد ہو؛ تمہاری ساخت باوقار ہے ← انجام اللہ کی طرف ہے، لہٰذا زندگی کو اسی معیار پر ترتیب دو۔"

❓ **"أَحْسَنَ صُوَرَكُمْ" جبکہ جسمانی عیوب/معذوری بھی پائی جاتی ہے؟**
✅ "أحسن" نوعِ انسانی کے **کُلّی ڈیزائن**، اعتدالِ قوام، عقل و ارادہ اور کرامت پر ہے؛ افراد کی آزمائشی تفاوت حکمتِ الٰہی کے دائرے میں آتی ہے (لا تزر وازرة...). حسن = **مجموعی توازن**، محض ظاہری جمال نہیں۔

🕊️ آئنہ دیکھتے وقت مسنون ذکر: "اللهم كما حسَّنتَ خَلقي فحسِّن خُلُقي"

📜 "إنَّ اللهَ جَميلٌ يُحِبُّ الجَمال" — ظاہری/باطنی حسنِ توازن (مسلم)۔

4۔ يَعۡلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴﴾

وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو، اور اللہ تو سینوں (میں چھپے رازوں تک) سے خوب واقف ہے۔

(اظهر)

علمِ محیطِ الٰہی

﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ﴾ ... ﴿وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (الملک، 67:13–14)
﴿وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ﴾ ... ﴿وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (الأنعام، 6:59)
﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ﴾ (طه، 20:110)

خفیہ/علانیہ—دونوں پر احاطہ

﴿أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ﴾ ... ﴿أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ﴾ (هود، 11:5)
﴿أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ﴾ (البقرة، 2:77)
﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ (البقرة، 2:284)

"ذَاتِ الصُّدُورِ"

﴿إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ (الأنفال، 8:43؛ فاطر، 35:38؛ الزمر، 39:7)

🔤 **لفظ بہ لفظ (عربی بولڈ):**

- **يَعْلَمُ** ←جانتا ہے
- **مَا** ←جو کچھ
- **فِي السَّمٰوَاتِ** ←آسمانوں میں
- **وَالْأَرْضِ** ←اور زمین میں
- **وَيَعْلَمُ** ←اور جانتا ہے
- **مَا** ←جو کچھ
- **تُسِرُّونَ** ←تم چھپاتے ہو
- **وَمَا** ←اور جو
- **تُعْلِنُونَ** ←تم ظاہر کرتے ہو
- **وَاللّٰهُ** ←اور اللہ
- **عَلِيمٌ** ←خوب جاننے والا ہے
- **بِذَاتِ**) ←نہاں کی اصل/جوہرِ(
- **الصُّدُورِ** ←سینوں (کے اندر)

مکمل لفظی جملہ:

"وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اور اللہ سینوں کے جوہر کو خوب جاننے والا ہے۔"

بامحاورہ:

"آسمان و زمین کی ہر بات، اور تمہاری چھپی و کھلی سب کی سب اسے معلوم ہے؛ اللہ دلوں کے بھید تک سے واقف ہے۔"

🔍 **لغوی و صرفی تحقیق** 📚

- **يَعْلَمُ** " ←ع ل م" (فعل مضارع)؛ دوام/تجدّد کے ساتھ علم۔
- **تُسِرُّونَ** " ←س ر ر" (إسرار: پوشیدہ رکھنا)؛ بابِ إفعال/تفعیل مفہومِ اخفاء۔
- **تُعْلِنُونَ** " ←ع ل ن" (اعلان: ظاہر کرنا)؛ ضدِ سرّ۔
- **ذَاتِ الصُّدُورِ** " ←ذات" بمعنی "اصل/جوہر/متعلق"—یعنی دلوں میں اٹھنے والے داعیات، نیّتیں، خیالات۔

📖 اللہ تعالیٰ تو تمہارے **تحت الشعور کی تہوں** میں اٹھنے والے ان **خیالات** کو بھی جانتا ہے جنہیں تم خود بھی نہیں جانتے ' کیونکہ وہ تو تمہارے **جینز genes** سے بھی واقف ہے : { ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّہٰتِکُمْج } النجم : 32 "وہ تمہیں خوب جانتا ہے اس وقت سے جب

اس نے تمہیں زمین سے اٹھایا تھا اور جب تم اپنی مائوں کے پیٹوں میں جنین کی شکل میں تھے۔“ (اسرار احمد)

✏️ **آسمانوں کی وسعتوں سے لے کر، دلوں کے بھیدوں تک، اللہ سب جانتا ہے، یعنی Astronomy کے vastness سے لے کر Quantum Physics کی گہرائیوں تک، سب اللہ ہی کی بنایا ہو ہے، وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔**

✏️ **سیاق و سباق میں ذکر چل رہا تھا، اعمال کی رکارڈنگ اور قیامت کے دن اعمال کے پیش ہونے اور تولے جانے کا.. تو شاید اُس ماحول میں کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہوا ہو کہ یہ کیسے ہوتا ہے، ہمارے اعمال کا کسی کو کیسے پتہ؟ یا جو ہم دلوں میں چھپاتے ہیں وہ کوئی کیسے جان سکتا؟ جن کی وضاحت ان آیات میں دی جارہی کہ اللہ سے کچھ چھپا نہیں۔ (اور کراما کاتبین سے تمہارا کوئی قول و عمل چھپا نہیں۔)**

📖 جب کائنات کا خالق اللہ ہے تو خالق اور مخلوق کے درمیان کوئی حجاب قابل تصور نہیں ہے۔ جس چیز کو حجاب تصور کیا جائے گا وہ بھی اللہ کی مخلوق ہے۔ (کوثر)

❓ **دلوں تک علم ہو تو آزادئ اختیار متاثر نہیں ہوتی؟**

✅ رب کا علم **کاشف** ہے، **مُجبر** نہیں—وہ جانتا ہے کہ تم آزادانہ کیا چنو گے؛ جاننا اور جَبر دو الگ حقیقتیں ہیں۔

❓ **‘ ذَاتِ الصُّدُور’ میں جذبات بھی آتے ہیں یا صرف نیّت؟**

✅ دونوں؛ ”ذات“ ← نیّت، محرکات، ہَواجس، حتیٰ کہ غیر ملفوظ طرزِ میلان—سب شامل

❓ **اگر اللہ سب جانتا ہے تو آزمائش کیوں؟**

- ✅ امتحان **اظہارِ باطن** اور **حجت** کی تکمیل کے لیے؛ انسان خود اپنے انتخاب پر گواہ بنے (67:2؛ 41:20–21)۔

- مراقبۂ قلب: 3–5 منٹ "**یا علیمُ یا خبیر** "کے ورد کے ساتھ دل کی صفائی کا قصد۔

- **حدیث (مسلم)" :اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ القُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ** ← "
ترجمہ: "اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی فرمانبرداری پر جما دے"

- **قرآن" :(3:8) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا"** ← "اے رب! ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر۔"

- انسانی رویّہ "نظارتی احساس (sense of being observed) "میں بہتر ہوتا ہے؛ آیت "مراقبتِ الٰہی" کا شعور دے کر **اندرونی نگرانی** پیدا کرتی ہے— جہاں بیرونی کیمرہ نہیں، وہاں بھی **ضمیر** جاگتا ہے۔

5۔ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ٘ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۵﴾

کیا ان سے پہلے والے کافروں (انکار کرنے والوں) کی خبریں تمہارے پاس پہنچی؟ پس انہوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھ لیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔
(اظھر+جوادی)

سنتِ الٰہی: پچھلی قوموں کی سرکشی کا انجام

﴿قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ﴾ (آلِ عمران، 3:137)
﴿فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنۢبِهِۦ﴾ — کسی کو چنگھاڑ، کسی پر پتھر، کسی کو غرق… (العنکبوت، 29:40)
﴿فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ﴾ (غافر، 40:21، 85)

اگلی آیت کا سببِ بیان: "أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا؟ فَكَفَرُواْ وَتَوَلَّوَا" — "کیا ایک بشر ہمیں ہدایت دے؟" کہہ کر روگردانی (التغابن، 64:6)

abc **لفظ بہ لفظ**

- **أَلَمۡ** ←کیا نہیں...؟ (انکاری سؤال برائے تنبیہ)
- **يَأۡتِكُمۡ** ←تم تک آیا
- **نَبَؤُاْ** ←خبر/اہم خبر
- **ٱلَّذِينَ** ←ان لوگوں کی جو
- **كَفَرُواْ** ←کفر کرتے رہے/کر بیٹھے
- **مِن قَبۡلُ** ←پہلے/گزشتہ اقوام میں
- **فَذَاقُواْ** ←تو انہوں نے چکھ لیا
- **وَبَالَ** ←بُرا انجام/سردرد آور وبال
- **أَمۡرِهِمۡ** ←اپنے ہی عمل/معاملے کا
- **وَلَهُمۡ** ←اور ان کے لیے
- **عَذَابٌ** ←عذاب
- **أَلِيمٌ** ←دردناک

مکمل لفظی جملہ:

"کیا تم تک پہلے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ تو انہوں نے اپنے کام (ہی) کے وبال کا مزہ چکھ لیا، اور ان کے لیے (آگے) دردناک عذاب (بھی) ہے۔"

بامحاورہ:

"پہلے کے منکروں کی خبر تمہیں نہیں پہنچی؟ انہوں نے اپنے کیے کی سزا دنیا میں چکھ لی، اور آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک عذاب ہے"

📖 **اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ :خطاب مشرکین سے ہے** کہ کیا تم تک گزشتہ اقوام کی سرنوشت کی خبر نہیں پہنچی جن کی طرف انبیاء مبعوث ہوئے۔یہ لوگ ان انبیاء پر ایمان نہیں لائے، کفر اختیار کیا۔ یہ کفر ان کے لیے کس قدر وبال جان بن گیا؟ (کوثر) (✏ خطاب ڈائریکٹ مشرکین سے ہے تو، یہ ایک اور دلیل ہے اس سورة کا مکی ہونے کی۔)

🧠 "تاریخ کی عدالت پہلے بھی لگی ہے—جو راستہ تم چن رہے ہو، اس کا انجام دیکھ لو؛ ورنہ وَبَال دوبارہ دہرائے گا۔"

تاریخِ اقوامِ انبیاء خود اس بات کی دلیل ہے کہ انسان محض مجبور نہیں ہے۔ انبیاء آئے، راستہ دکھایا، حجت تمام ہوئی۔ اب جنھوں نے اپنی چوائس سے انبیاء کی پیروی کی، بچ گئے، جنھوں نے انکار کیا، ضد پر اڑے رہے، غرق ہوئے۔

کیا یہ "خوف دلانے والی" تاریخ آج کے انسان پر حجت بن سکتی ہے؟
ہاں؛ قرآن اسے سنتِ تاریخ بتاتا ہے: **اصول وہی رہتے ہیں، کردار بدلتے ہیں** (3:137) ← تاریخ اخلاقی قانون کی شہادت ہے، محض قصہ نہیں۔

کیا دنیاوی "وَبَال" سب کافروں کو لازماً دنیا میں ملتا ہے؟
نہیں؛ دنیا میں انجام ہمیشہ فوری نہیں—کبھی فرد پر، کبھی قوم پر، کبھی آخرت تک مؤخر؛ آیت قانونِ نتیجہ بتاتی ہے، **ٹائمنگ اللہ کے علم/حکمت میں۔**

عملی پہلو (آج کے دور پر اطلاق)
پالیسی/کاروبار/سیاست میں **مثالوں** سے سیکھیں؛ **وہی غلطی بار بار نہ** دہرائیں۔

سائنسی طور پر: قرآن کا "**سُنَن**" ماڈل **cause → effect** کے تاریخی پیٹرن بیان کرتا ہے: ظلم/فساد **معاشرتی و اخلاقی زوال** کو جنم دیتا ہے؛ یہ **moral law of consequences** جدید سوشیالوجی کے بہت سے مشاہدات سے ہم آہنگ ہے۔

احادیث

- "**لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُم**" — "...تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے (بخاری/مسلم) ۔
- "**إنما أهلكَ الذينَ من قبلكم**" — "...گزشتہ قومیں عدل چھوڑنے سے ہلاک ہوئیں (بخاری/مسلم) ۔
- "**لا يُلْدَغُ المؤمنُ من جُحرٍ واحدٍ مرتين**" — "مؤمن ایک ہی سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔

امام علیؑ — عواقب بینی
»مَن نَظَرَ فِي العَواقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوائِبِ« ” ← جو انجام (عاقبت) پر نظر رکھتا ہے وہ آفتوں سے بچ جاتا ہے۔
غرر الحِکم (فارسی ایڈیشن میں نمبر 6585)

6- ذٰلِکَ بِاَنَّہٗ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡہِمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّہۡدُوۡنَنَا ۫ فَکَفَرُوۡا وَ تَوَلَّوۡا وَّ اسۡتَغۡنَی اللّٰہُ ؕ وَ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ﴿۶﴾

یہ اس لیے کہ رسول بینات کے ساتھ ان کے پاس آئے تو کہتے کیا اب بشر ہمیں ہدایت دے گا؟ پس انھوں نے کفر کیا اور منه پھیرلیا،اور اللہ ان سے بے پرواہ ہوگیا، اور اللہ بے نیاز ہے، تعریف والا ہے۔
(اظھر + وحیدالدین)

(الف) "بَشَر رسول؟" ← انسانی رسول کی حجت
﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا... إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا﴾ (الإسراء، 17:94)
﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ﴾ (إبراهيم، 14:11)
﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ﴾ (الكهف، 18:110)

(ب) "بالبیّنات" ← واضح دلائل/معجزات
﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ﴾ (الحديد، 57:25)
﴿فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ (غافر، 40:83)

(ج) "استغنی اللہ" ← اللہ بے نیاز ہے، حمد اُسی کی
﴿إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾ (إبراهيم، 14:8)
﴿وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ﴾ (محمد، 47:38)

لفظ به لفظ (عربی بولڈ):
- **ذَٰلِكَ** ←یہ (انجام/حکم)
- **بِأَنَّهُ** ←اس سبب سے کہ
- **كَانَتْ تَأْتِيهِمْ** ←ان کے پاس آتی رہتی تھیں
- **رُسُلُهُمْ** ←ان کے اپنے رسول
- **بِالْبَيِّنَاتِ** ←کھلے دلائل/واضح نشانیوں کے ساتھ

- **فَقَالُوا** ←تو کہنے لگے
- **أَبَشَرٌ** ←کیا (محض) انسان؟
- **يَهْدُونَنَا** ←ہم کو راہ دکھائیں گے؟
- **فَكَفَرُوا** ←پس انہوں نے انکار کیا
- **وَتَوَلَّوْا** ←اور منہ موڑ لیا
- **وَاسْتَغْنَى اللَّهُ** ←اور اللہ بے نیاز ہے (انہیں محتاج نہیں)
- **وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ** ←اور اللہ آپ میں آپ غنی، لائقِ حمد ہے

مکمل لفظی جملہ:

“یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل کے ساتھ آتے رہے، تو انہوں نے کہا: ‘کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟’ چنانچہ وہ منکر ہوگئے اور رُوگردانی کی؛ اور (ان کے اِعراض سے) اللہ بے نیاز ہے، اور اللہ بڑا غنی، سزاوارِ حمد ہے۔”

بامحاورہ:

“پیغمبر واضح نشانیاں لے کر آتے رہے، مگر وہ بول اٹھے: ‘کیا انسان ہمیں راستہ دکھائیں گے؟’ سو انہوں نے کفر کیا اور پلٹ گئے؛ اللہ تو ان سے بے نیاز ہے—وہی غنی و حمید ہے۔”

🧠 یعنی حق کی پذیرائی میں سب سے بڑا پردہ **تکبّر** اور **تعصّب** ہے؛ ہدایت ردّ ہو تو **دین کو نقصان نہیں**—نقصان انسان کو ہوتا ہے، کیونکہ **اللہ غنی حمید** ہے۔

🛣️ "رسول کی انسانی ہیئت ہدایت میں رکاوٹ نہیں، مدد ہے—اقتدا ممکن بنتی ہے۔ رکاوٹ **ہمارا تکبّر** ہے؛ اور انکار سے اللہ کا کچھ نہیں جاتا—ہم ہی خسارے میں پڑتے ہیں۔”

📖 بت پرست لوگ انسان کو اللہ کی نمائندگی کا اہل نہیں سمجھتے تھے لیکن بے جان پتھر کو معبود ہونے کا اہل سمجھتے تھے۔ [(کوثر)]

❓ **اگر رسول بشر ہیں تو فوقِ علم/ہدایت کیسے؟**

✅ وحی کا **منبع** اللہ ہے، بشر رسول **وسیلہ**—انسانی مشابہت اقتدا آسان بناتی ہے (14:11؛ 18:110)، جبکہ **مرجع** وحی ہے۔

❓ **کیا فرشتے رسول نہ ہوتے تو بہتر تھا؟**

✅ قرآن نے جواب دیا: اگر فرشتے زمین میں بسنے والے ہوتے تو فرشتہ رسول آتا؛ ورنہ **بشر کے لیے بشر رسول** ہی حکمت ہے (الإسراء 17:95).

📖 یہاں پر یہ نکتہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ جیسے رسالت کا انکار بربنائے بشریت کہ **بشر رسول نہیں ہوسکتا غلط ہے** ' ایسے ہی بشریت کا انکار بربنائے رسالت کہ **رسول بشر نہیں ہوسکتا بھی غلط ہے**۔ یہ دراصل ایک ہی سوچ کے دو رُخ ہیں۔ جیسے انسانی جسم کے اندر ایک بیماری کسی ایک عضو پر کینسر کی شکل میں حملہ کرتی ہے تو کسی دوسرے عضوپر اثر انداز ہونے کے لیے کسی اور روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔ چناچہ اس نظریاتی بیماری کی ابتدائی صورت یہ سوچ تھی کہ ایک انسان یا بشر اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں ہوسکتا۔ چناچہ ہر قوم نے اپنے رسول علیہ السلام پر بنیادی اعتراض یہی کیا کہ یہ تو بشر ہے ' یہ بالکل ہمارے جیسا ہے ' ہماری طرح کھاتا پیتا ہے اور ہماری طرح ہی چلتا پھرتا ہے۔ فلاں کا بیٹا ہے ' فلاں کا پوتا ہے ' ہمارے سامنے پلا بڑھا ہے۔ یہ رسول کیسے ہوسکتا ہے ؟ یعنی انہوں نے بشریت کی بنیاد پر رسول علیہ السلام کی رسالت کا انکار کردیا۔ بعد میں اس بیماری نے دوسری شکل اختیار کرلی۔ وہ یہ کہ جس کو رسول مان لیا پھر اسے بشر ماننا مشکل ہوگیا۔ کسی نے اپنے رسول کو خدا بنالیا تو کسی نے خدا کا بیٹا۔ صرف اس لیے کہ اسے بشر ماننا انہیں گوارا نہیں تھا۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں حضور ﷺ سے بار بار کہلوایا گیا : **{ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ } الکہف : 110 کہ اے نبی ﷺ ! آپ ڈنکے کی چوٹ پر کہیے اور بار بار کہیے کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ ہاں مجھے یہ امتیاز حاصل ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔** لیکن قرآن مجید کے واضح اور تاکیدی احکام کے باوجود مذکورہ نظریات کے اثرات ہماری صفوں میں بھی در آئے ' بلکہ ہمارے ہاں تو یہ بھی ہوا کہ اس مسئلے کے تدارک کے نام پر کچھ لوگ دوسری انتہا پر چلے گئے۔ (اسرار احمد)

🤲 " اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الحَقِّ بِإِذْنِكَ"
"اے اللہ! جن امورِ حق میں اختلاف ہوا، اُن میں مجھے اپنی اجازت سے سیدھی راہ دکھا۔"
صحیفۂ سجادیہ

مبعوث

7۔ زَعَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ یُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰی وَ رَبِّیۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۷﴾

کافروں کو یہ زعم ہے کہ وہ (مرنے کے بعد) ہرگز اٹھائے نہیں جائیں گے۔
(اے نبی ﷺ !) آپ کہہ دیجیے : کیوں نہیں ! مجھے میرے رب کی قسم ہے
تم لازماً اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں لازماً جتلایا جائے گا ان اعمال کے بارے
میں جو تم نے کیے ہیں، اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔
(اسرار احمد)

(الف) بعثِ بعد الموت کی تردید/اثبات
﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ...﴾ (الزمر، 3/39:8)
﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا﴾ (النحل، 16:38–39)
﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ...﴾ (الحج، 22:5)
﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ... قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ (یس، 36:78–79)

(ب) "ذلك على الله يسير" ← تخلیقِ اولیٰ کی نظیر
﴿وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ (الروم، 30:27)
﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (یس، 36:82)

abc **لفظ بہ لفظ:**

- **زَعَمَ** ←گمان/دعویٰ کیا (جھوٹا زعم)
- **الَّذِينَ** ←وہ لوگ جنہوں نے
- **كَفَرُوا** ←انکار کیا
- **أَنْ** ←کہ
- **لَّن** ←ہرگز نہیں (کبھی نہیں)
- **يُبْعَثُوا** ←وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے
- **قُلْ** ←کہہ دو
- **بَلَىٰ** ←کیوں نہیں! (یقیناً)
- **وَرَبِّي** ←میرے رب کی قسم
- **لَتُبْعَثُنَّ** ←تم ضرور اٹھائے جاؤ گے (مؤکد)
- **ثُمَّ** ←پھر
- **لَتُنَبَّؤُنَّ** ←تمہیں لازماً خبر دی جائے گی/بتا دیا جائے گا
- **بِمَا** ←اس کے بارے میں جو
- **عَمِلْتُمْ** ←تم نے عمل کیا
- **وَذَٰلِكَ** ←اور یہ (سب)
- **عَلَى اللَّهِ** ←اللہ پر

- **يَسِيرٌ** ←نہایت آسان ہے

مکمل لفظی جملہ:

"جنہوں نے کفر کیا انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہیں ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا۔ کہہ دو: کیوں نہیں! میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہیں تمہارے کیے کی خبر ضرور دے دی جائے گی؛ اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہے۔"

بامحاورہ:

"منکر کہتے ہیں: 'ہم دوبارہ نہیں اٹھیں گے۔' آپ کہہ دیجیے: 'کیوں نہیں! میرے رب کی قسم، تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر اپنے اعمال کا پورا حساب سنو گے'—اور یہ اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں۔"

🌋 "قیامت محض وعظ نہیں، **حتمی حقیقت** ہے؛ تم اٹھائے جاؤ گے اور تمہاری ایک ایک حرکت بتا دی جائے گی—اللہ کے لیے یہ کام آسان ہے، اس لیے آج اپنے عمل درست کرو۔"

📖 **قُلْ بَلٰی وَ رَبِّیْ :** آپ ان کے جواب میں کہہ دیں: میرے پروردگار کی قسم! تمہارے انکار سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تمہیں ہر صورت میں اٹھایا جائے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کا نتیجہ سنایا جائے گا۔ اگر ان اعمال کا کوئی نتیجہ نہ ہو تو یہ کائنات ایک عبث، بے مقصد کھیل ثابت ہو گی۔ (کوثر)

🖊️ **جیسا کہ پہلے ہی بیان کر آئے، توحید کے بعد، حیات بعد از موت، قیامت، اعمال، حساب کتاب... بنیادی درس ہے، انبیاء کا اور قرآن کا۔ کہ اس کے بغیر ہماری زندگی، یہ دنیا، سب بےکار، کھیل تماشہ ہے۔** اس لیے کوئی بھی (آج کا) عالمِ دین، چاہے کتنا ہی بڑا عالم ہو، بڑی بڑی بحثوں و مناظروں کا winner ہو، پر جب تک اپنی عوام، سامعین، فالوورز کو نیک عمل کی طرف راغب نہیں کرسکتا تب تک اس کا عالم ہونا بےکار ہے۔

🪶 عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

🕊️ **قرآن :** ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(البقرة، 2:201)

🤲 **صحیفۂ سجادیہ** (مضامینِ معاد): "اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي تَوْبَةً قَبْلَ الْمَمَاتِ، وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَمَاتِ، وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَمَاتِ" — "اے اللہ! موت سے پہلے توبہ، موت کے وقت راحت، اور بعدِ موت مغفرت و رحمت نصیب فرما۔"

8۔ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ النُّوۡرِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۸﴾

پس ایمان لائو اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔۔

(اسرار احمد)

(الف) ایمان باللہ و الرسول

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ...﴾ — "اے ایمان والو! اللہ، اس کے رسول اور اس کی اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ" (النساء، 4:136)

﴿آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا...﴾ (الحدید، 57:7) — ایمان کے ساتھ انفاق کا مطالبہ

(ب) "النُّورُ الَّذِي أَنْزَلْنَا" ← قرآن بطور نور

﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾ — "اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی" (المائدہ، 5:15)

﴿كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾ (ابراہیم، 14:1)

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ... وَيَتَّبِعُونَ النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ﴾ (الأعراف، 7:157) — "نور" = وحیِ قرآنی

(ج) "وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ"

﴿وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (آلِ عمران، 3:153؛ الحجرات، 49:18) — اعمال پر پوری خبر

لفظ بہ لفظ :

- **فَآمِنُوا** ←پس ایمان لاؤ
- **بِاللّٰهِ** ←اللہ پر
- **وَرَسُولِهِ** ←اور اس کے رسول پر
- **وَالنُّورِ** ←اور اس نور پر
- **الَّذِي** ←جو
- **أَنْزَلْنَا** ←ہم نے اتارا
- **وَاللّٰهُ** ←اور اللہ
- **بِمَا** ←اس (ہر چیز) سے جو
- **تَعْمَلُونَ** ←تم کرتے ہو
- **خَبِيرٌ** ←پوری خبر رکھنے والا ہے

مکمل لفظی جملہ:

"پس اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ایمان لاؤ، اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے۔"

بامحاورہ:

"لہٰذا اللہ، اس کے رسول اور اس نور (قرآن) پر ایمان لے آؤ؛ تمہارے اعمال کی اسے پوری خبر ہے۔"

🧠 ایمان تین ستونوں پر کھڑا ہے :**مصدر (اللہ)** ← **مبلّغ (الرسول)** ← **پیغام (نورِ قرآن)**۔ کوئی ایک رہ جائے تو تصویر ادھوری۔ آخر میں **خبیر** لا کر بتایا: ایمان صرف نعرہ نہیں، **عملی التزام** ہے جس پر کڑی نظر ہے۔

📖 یہاں آیت کے آغاز کی "ف" بہت اہم ہے۔ گویا گزشتہ چار آیات کے مضمون کا ربط اگلی تین آیات کے مضمون کے ساتھ اس "ف" سے قائم ہو رہا ہے۔ (اسرار احمد)

📖 واضح رہے یہاں نور سے مراد قرآن مجید ہے جو کفر وجہالت کی تاریکیوں میں ایمان کی روشنی ہے اور اس بھٹکے ہوئے انسانوں کے لیے حیات جاویداں کا دستور العمل فراہم کرتا ہے۔ (کوثر)

📖 اس آیت میں نور سے مراد قرآن کریم ہے۔ جیسا کہ سورہ ابراہیم کے آغاز میں پڑھتے ہیں۔

الٓر كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ (14:1)

(تفسیر نور)

🌙 امام علیؑ": **کتابُ اللهِ... نورٌ لا تُطفَأُ مَصابیحُه**" — "اللہ کی کتاب نور ہے جس کے چراغ بجھائے نہیں جا سکتے" (نہج البلاغہ، خ. 196)۔

📖 "پھر آپؐ پر ایک **ایسی کتاب نازل فرمائی جو (سراپا) نور ہے، جس کی قندیلیں گل نہیں ہوتیں، ایسا چراغ ہے جس کی لو خاموش نہیں ہوتی،** ایسا دریا ہے جس کی تھاہ نہیں لگائی جا سکتی، ایسی شاہراہ ہے جس میں راہ پیمائی بے راہ نہیں کرتی، ایسی کرن ہے جس کی چھوٹ مدہم نہیں پڑتی، وہ ایسا (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والا ہے جس کی دلیل کمزور نہیں پڑتی، ایسا کھول کر بیان کرنیوالا ہے جس کے ستون منہدم نہیں کئے جا سکتے، وہ

(سراسر) شفا ہے جس کے ہوتے ہوئے (روحانی) بیماریوں کا کھٹکا نہیں، وہ (سر تا سر) عزت و غلبہ ہے جس کے یار و مددگار شکست نہیں کھاتے، وہ (سراپا) حق ہے جس کے معین و معاون بے مدد چھوڑے نہیں جاتے۔"(نہج البلاغہ، خ. 196)۔

🖉 **یہ آیت تین "اصولِ دین" کو تو واضح حکم کے انداز میں بیان کرتی ہے۔ یعنی "توحید"، "رسالت"، "کتاب"۔ اور چوتھا "قیامت" مسلسل سورہ تکویر سے ایک strong پیغام چلا آرہا، اور آگے بھی چلنے والا۔**

اصولِ دین کو تفصیلا قرآن کی آیات کی روشنی میں ہم نے سورہ حجر میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ فی الوقت اس آیت کی روشنی میں 4 کا پتہ تو واضح طور پر چلتا ہے۔

❓ **"نور" سے صرف قرآن مراد ہے یا نبی/ہدایت عام؟**

✅ بنیادی طور پر یہاں "نور" **وحیِ قرآنی** ہے (14:1؛ 7:157)؛ دیگر مقامات پر "نور" کا اطلاق نبی ﷺ/ہدایت/ایمان پر بھی آتا ہے، مگر اس آیت میں "أَنْزَلْنَا" قرینہ ہے کہ **منزَّل کتاب** مراد ہے۔

❓ **اللہ و رسول پر ایمان کافی ہے، الگ سے "نور" کیوں؟**

✅ تاکہ **مصدر/رسول** کی نسبت **متنِ ہدایت (قرآن)** کی **اتباع** واضح ہو— ایمان کا معیار "کتاب کی روشنی" ہے، محض دعویٰ نہیں۔

🛠 **عملی پہلو:**

روزانہ 1 رکوع/1 صفحہ تلاوت + 5 منٹ تدبر + ایک عمل کا عہد۔

علم ← عمل :جو سیکھو، اس پر عمل کرو۔

اسی دن **ایک چھوٹا عمل** طے کرو (صدقہ، صلح، سچ، نظر کی حفاظت)۔

🕊 **﴿رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا﴾ (التحریم، 66:8)←**

"اے ہمارے رب! ہمارا نور ہم پر پورا کر دے اور ہمیں بخش دے۔"

سنی/شیعہ تفسیری اختلاف

- **"النور**:"دونوں مکاتب کی کلاسیکی تفاسیر میں غالب فہم **قرآن** ہے۔ شیعہ روایات میں "أهلُ البيت نورُ الله" جیسے مضامین ملتے ہیں، مگر اس آیت کا سیاق **منزَّل کتاب** پر واضح ہے۔
- **اتباعِ کتاب** :اہلِ سنت "کتاب/سنت" کی جوڑی پر؛
- اہلِ تشیع "کتاب/عترة" (حدیثِ ثقلین) پر زور دیتے ہیں—
- دونوں میں **کتاب** بطورِ معیارِ **نور مرکز** ہے۔

تغابن

9۔ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾

جس دن وہ تم سب کو ایک جمع ہونے کے دن جمع کرے گا، یہی دن ہار جیت کادن ہوگااور جوشخص اللہ پر ایمان لایا ہوگا اوراس نے نیک عمل کیا ہوگا،اللہ اس کے گناہ اس سے دور کردے گا اور اس کوایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گےیہی ہے بہت بڑی کامیابی۔

(وحیدالدین)

(الف) يومُ الجَمع (سب کو جمع کرنا)
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ (ہود، 11:103)
يَوْمَ يَجْمَعُ اللهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ (المائدہ، 5:109)

(ب) يومُ التَّغابُن (کامیاب/خاسر کُھل جائیں)
قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللهِ (الأنعام، 6:31)
إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ (الزمر، 39:15)

(ج) ایمان ← عملِ صالح ← تکفیرِ سیئات ← جنت
إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا... فَأُوْلَـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ (الفرقان، 25:70)
يُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ (التحریم، 66:8)
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا (البینہ، 98:8؛ التوبہ، 9:100)

لفظ بہ لفظ

- يَوْمَ ← جس دن
- يَجْمَعُكُمْ ← وہ تم سب کو جمع کرے گا
- لِيَوْمِ الْجَمْعِ ← جمع کے دن کے لیے
- ذٰلِكَ ← وہی/یہی
- يَوْمُ التَّغَابُنِ ← گھاٹے اور نفع کے کھل جانے کا دن
- وَمَنْ ← اور جو کوئی
- يُؤْمِنْ ← ایمان لائے
- بِاللّٰهِ ← اللہ پر
- وَيَعْمَلْ صَالِحًا ← اور نیک عمل کرے
- يُكَفِّرْ ← تو وہ مٹا دے گا/ڈھانپ دے گا
- عَنْهُ ← اس سے
- سَيِّئَاتِهِ ← اس کی برائیاں/خطائیں
- وَيُدْخِلْهُ ← اور اسے داخل کرے گا
- جَنّٰتٍ ← باغات میں
- تَجْرِي ← بہتی ہیں
- مِنْ تَحْتِهَا ← اُن کے نیچے سے
- الْأَنْهَارُ ← نہریں
- خَالِدِينَ ← ہمیشہ رہنے والے (جمع حال)
- فِيهَا ← ان میں
- أَبَدًا ← ہمیشہ ہمیشہ
- ذٰلِكَ ← یہی/وہی
- الْفَوْزُ ← کامیابی
- الْعَظِيمُ ← سب سے بڑی

مکمل لفظی جملہ:

"(وہ) دن جب وہ تمہیں جمع کرے گا—جمع کے دن کے لیے؛ وہی دن تغابن کا ہے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، (اللہ) اس کی برائیاں اس سے دور کردے گا اور اسے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے—یہی عظیم کامیابی ہے۔"

بامحاورہ:

"جس دن سب کو اکٹھا کیا جائے گا—وہی 'تغابن' کا دن ہے۔ جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں

داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔"

- **التَّغابُن** ←مادہ **غ ب ن**؛ باہمی لین دین میں **خسارے/نفع** کا ظاہر ہو جانا؛ یہاں آخرت میں حقیقی **profit/loss** کُھل جانا۔

- **ذٰلِکَ یَوۡمُ التَّغَابُنِ**: یہ یوم فائدہ اٹھانے والوں کے لیے فائدہ اٹھانے اور خسارہ اٹھانے والوں کے لیے خسارے کا دن ہو گا۔ التَّغَابُنِ غبن کا مفاعلہ ہے شر لے کر خیر چھوڑنے والا۔ مغبون ''خسارہ اٹھانے والا'' ہے اور خیر لے کر شر چھوڑنا، غابن ، ''خسارے میں ڈالنے والا'' ہے۔ اس کے بعد آیات میں اس تغابن یعنی ہار جیت کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔(کوثر)

- "غبن" تجارت میں یہ ہوتا ہے کہ ایک معاملہ میں **بہت زیادہ فائدہ اٹھالے**، تو یہ غبن کہلاتا ہے، اور **دوسرے نے اسی معاملہ میں نقصان اٹھایا تو مغبون کہلاتا ہے**۔ اسی غبن کو جب باب تفاعل میں لے جائیں تو باہم ایک دوسرے کے مقابلے کا مفہوم پیدا ہوجاتا ہے---۔ یہاں کارگاہِ عمل میں اگرچہ ایسا نہیں ہے کہ نیک اعمال لوگوں کا مقصد دوسروں کو نقصان پہنچانا ہو، مگر چونکہ نتیجہ ہوا یہی کہ اہلِ بہشت کامیاب ہوئے اور اہلِ دوزخ خود اپنے سوء اختیار سے نتیجہ ناکامیاب ہوئے، لہٰذا قیامت کے دن کو اس آیت میں "یومِ التغابن" -- یعنی ایک دوسرے کو معاملت میں نقصان پہنچانے کے دن سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (فصل الخطاب)

- **مذکورہ بالا ڈفیینیشن کے تحت: اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا کہ: قیامت کے دن ہر شخص کو "حقوق العباد" کے زمرہ میں دوسرے کو اپنا حق واپس کرنا ہوگا۔ اب بالفرض، "ایک شخص" عمل کے حساب سے دوزخ میں جارہا تھا، اور ایک "دوسرا شخص" جنت میں جارہا تھا... پر حساب ابھی باقی تھا، دوسرے شخص نے ایک شخص کے اوپر ظلم کیا تھا، قرضہ لے کر واپس نہیں کیا تھا، اور اسکی ہر جگہ بہت غیبت کی تھی۔ اب "دوسرے شخص" کو اپنے مظالم کا حساب "پہلے شخص" کو دینا پڑے گا،**

نتیجہ یہ نکلا کہ دوسرے شخص کے مارکس/ثواب کم ہوگئے، کٹ کر "پہلے شخص" کے کھاتے میں چلے گئے، اور اس طرح اس کو جنتی سے جھنمی بنا دیا، اور پہلے شخص کے کھاتے میں اتنا ثواب آگیا کہ وہ جھنمی سے جنتی بن گیا۔

یہ اصل "تغابن" ہوسکتا۔ اور آگے آیات آرہی، کہ ازواج و اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں۔ اور سورہ عبس میں آیت آواز دیتی:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿34﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿35﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿36﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿37﴾﴾

ترجمہ:

"(وہ) دن جب آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور باپ سے، اور اپنی زوجہ اور بیٹوں سے۔ اُس دن ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہوگی جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گی۔"

دنیا میں ایک انسان کا دوسرے پر کیا گیا احسان، کی گئی ہر نیکی، ... اگر دنیا میں اس کا compensate نہیں کیا گیا تو قیامت کے دن اس کے بدلے ضرور کچھ نہ کچھ دینا پڑے گا۔

اور اسی طرح ایک انسان کا دوسرے پر کیا کا ظلم، جبر، تعدی... کا تو لازمی حساب دینا ہوگا۔

"ایک" دنیا میں دوسرے پر اچھائی کر کر آخرت میں "غبن" کریں گے (بہت زیادہ فائدہ اٹھائیں گے)

اور "دوسرے" دنیا میں دوسروں پر ظلم کر کر آخرت میں "مغبون" ٹھریں گے (نقصان اٹھائیں گے)۔

← **اس لیے آگے آیت میں مال، ازوال، و اولاد کو دشمن/آزمائش کہا گیا ہے، اس حساب سے کے انسان کی سب سے بڑی، سب سے زیادہ آزمائشیں اپنے رشتہ ناتوں، خصوصا ازواج و اولاد کے تحت ہی ہوتی۔**

🌿 "زندگی کو ایسے جیو کہ جمع والے دن **تغابن** تمہارے حق میں جائے: ایمان مضبوط کرو، عمل سنوارو؛ اللہ تمہاری خطائیں ڈھانپ دے گا، اور ہمیشہ کی کامیابی ملے گی۔"

📖 **مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ** :اس تغابن میں فائدہ اٹھانے والا وہ شخص ہو گا جو ایمان کے ساتھ عمل صالح بجا لائے۔ اس کے دو نتائج سامنے آئیں گے:
یُّکَفِّرۡ عَنۡہُ سَیِّاٰتِہٖ :ایک تو یہ ہے کہ اگر اس کی گردن پر گناہوں کا بوجھ ہو گا تو ایمان اور عمل صالح اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گا اور گناہ مٹ جائیں گے۔
وَ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ :دوسرا یہ ہو گا کہ گناہ دھل جانے کی وجہ سے اب وہ جنت میں داخل ہونے کا اہل ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہو گا۔
خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا :جس میں اہل جنت ہمیشہ رہیں گے۔ اَبَدًا تاکید ہے خٰلِدِیۡنَ کی۔ چنانچہ خلود بھی ہمیشہ رہنے کو کہتے ہیں۔ یعنی یہاں نہ ختم ہونے والی زندگی ملے گی۔
ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ :جو شخص اپنی ختم نہ ہونے والی ابدی زندگی سنوارنے میں کامیاب ہو جائے، اس سے زیادہ عظیم کامیابی کیا ہو سکتی ہے۔ (کوثر)

💹 "تغابن" کو تمثیلی طور پر **آخرتی Balance Sheet** سمجھیں **← Assets** : **ایمان/عمل صالح**، **← Liabilitiesمظالم/سیئات**؛ یومِ الجمع میں **True & Fair View** سامنے **← Write-off (تکفیر)** اُن کے لیے جو **ایمان+توبہ+اصلاح** لائیں۔

🕊️ **روحانی پہلو ✨**

- ہر رات مختصر "محاسبۂ یومِ جمع" ← 3 شکر، 3 استغفار، 1 اصلاحی عزم۔

- ورد: "سبحانَ اللهِ وبحمدِه، أستغفرُ اللهَ وأتوبُ إليه" (دل نرم، سیئات ڈھکنے کا دروازہ کھلا رہتا ہے)۔
- **قرآن** :﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آلِ عمران، 3:1)(

10۔ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ﴿۱۰٪﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اصحاب النار ہیں ہمیشہ رہیں گے اُس میں، اور بہت بُرا ٹھکانا نہ۔

(اظھر)

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا... أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرة، 2:39)
﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا﴾ (النساء، 4:56)
﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا﴾ (البينة، 98:6)
﴿وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (الملك، 67:6)

abc لفظ بہ لفظ

- **وَالَّذِينَ** ←اور وہ لوگ جو
- **كَفَرُوا** ←کفر کیا/ڈھانپ دیا (حق)
- **وَكَذَّبُوا** ←اور جھٹلایا
- **بِآيَاتِنَا** ←ہماری آیات/نشانیوں کو
- **أُولَٰئِكَ** ←یہ/وہی (دور کی جانب اشارہ، تحقیرًا)
- **أَصْحَابُ** ←ساتھی/ملازِم (لازم نسبت والے)
- **النَّارِ** ←آگ کے
- **خَالِدِينَ** ←ہمیشہ رہنے والے (حالیہ حالت)
- **فِيهَا** ←اس میں
- **وَبِئْسَ** ←اور کیا ہی بُرا (بُرا ہوا)
- **الْمَصِيرُ** ←انجام/ٹھکانا

مکمل لفظی جملہ:

"اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا—وہی آگ کے ساتھی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے؛ اور (وہ) انجام کیا ہی بُرا ہے۔"

بامحاورہ:
"جو لوگ ایمان نہ لائے اور ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے رہے، وہ جہنم والے ہیں—ہمیشہ وہیں رہیں گے، اور کیا ہی برا انجام ہے"!

❓ **نیک غیر مسلم؟**
✅ نیکی کا وزن ہے، مگر **حق/حجّت** سامنے آجائے تو **تکذیب** سب کچھ برباد کر دیتی ہے **(25:23)**؛ اور جو حق تک نہ پہنچا، اس کا معاملہ عدلِ الٰہی کے سپرد—یہی اہلِ سنت و اہلِ تشیع کا اصولی فہم ہے۔

🖉 قرآن میں کامیابی کی کنجی **"آمنوا"** و **"عملِ صالح"** ساتھ ساتھ ہے۔ (جو آیت 8 میں بیان ہوا)۔ **ایمان** لاکر "عمل صالح" انجام نہ دینا بھی دوزخ میں ڈالتا ہے (سورہ مدثر: تمہیں کیا چیز سقر میں لے آئی، کہیں گے ہم نمازی نہ تھے)، اور **عملِ صالح** انجام دے کر "ایمان" نہ لانا بھی دوزخ میں ڈالتا ہے، کہ ایسے شخص کا عمل، بغیر نیت، بغیر مقصد، بغیر صحیح ڈائریکشن کے ہے، یعنی اس کی نیکی اللہ کے بتائے ہوئے قانون کے تحت نہ تھی، بلکہ معاشرے کے متعین کردہ اصولوں کے تحت تھی، جو by chance اسلام کے مطابق ہو بھی سکتی اور نہیں بھی، پر دونوں صورتوں میں اُس نے اس لیے سرانجام نہیں دیے کہ اللہ کا حکم ہے، بلکہ "جدھر ک ہوا چلی اُدھر کو چل دیے" کے تحت کی۔ (یعنی کہنے پر ، اب تک تو تُو اپنے رب کا انکاری تھا، قیامت کا انکاری تھا، اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسولوں کا انکاری تھا، اور اب کہہ رہا ہے کہ مجھے جنت چاہیے کہ میں نیکی لے کر آیا ہوں۔)... بہرحال وہ نیکیاں چاہے کتنی بھی لایا ہو، پر **"نماز"** تو پھر بھی نہیں لایا ہوگا، پھر سورہ مدثر والی آیت کی روشنی میں "سقر" کا حقدار تو پھر بھی بنتا ہے۔

🛠 **عملی پہلو (آج کے دور پر اطلاق)**

- **Signs Checklist**: جہاں سچائی کی دلیل آجائے، **انا** نہ ٹکرائیں—**مان لیں**؛ ورنہ "تکذیب بالآیات" عادت بن جاتی ہے۔
- **مسلکی/طبقاتی تعصب** کم کریں: دلیل دیکھیں، چہرہ نہیں—ورنہ حق ردّ ہو کر **بئس المصیر** کا بیج بنتا ہے۔

احادیث (سنی و شیعہ)

- **"اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ"** — "آگ سے بچو چاہے آدھی کھجور (صدقہ) ہی سے" (بخاری/مسلم)۔
- **"أكثِروا ذِكرَ هادِمِ اللَّذّات"** — "لذّتوں کو توڑنے والی (موت) کو کثرت سے یاد رکھو" (ترمذی) ← انجام بینی۔
- امام علیؑ (نہج البلاغہ/حِکَم): **"اليومَ عملٌ ولا حساب، وغدًا حسابٌ ولا عمل"** — "آج عمل ہے، حساب نہیں؛ کل حساب ہے، عمل نہیں ← "**بئس المصیر** سے بچنے کی حکمتِ عمل۔

11۔ مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ یَہۡدِ قَلۡبَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾

نہیں آتیں بعض مصیبتیں مگر اللہ کے اذن سے، اور جو اللہ پر ایمان لائے وہ اس کے دل کو ہدایت دے دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔
(اظہر)

قضا و قدر/مصیبت:
﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا﴾ (التوبة، 9:51)
﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ... إِلَّا فِي كِتَابٍ﴾ (الحديد، 57:22)
﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ...﴾ (البقرة، 2:156)

یقین/قلب کی ہدایت:
﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد، 13:28)
﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ... إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ (الأنفال، 8:2)

لفظ بہ لفظ

- **مَا** ← جو بھی
- **أَصَابَ** ← پہنچے/آئے
- **مِنْ** ← سے

- **مُصِيبَةٍ** ← کوئی مصیبت
- **إِلَّا** ← مگر/سوائے
- **بِإِذْنِ** ← اجازت/مشیت کے ساتھ
- **اللَّهِ** ← اللہ کے
- **وَمَنْ** ← اور جو کوئی
- **يُؤْمِنْ** ← ایمان لائے
- **بِاللَّهِ** ←اللہ پر
- **يَهْدِ** ←ہدایت دیتا ہے/سیدھا کرتا ہے
- **قَلْبَهُ** ←اس کے دل کو
- **وَاللَّهُ** ←اور اللہ
- **بِكُلِّ** ←ہر
- **شَيْءٍ** ←چیز
- **عَلِيمٌ** ←خوب جاننے والا ہے

مکمل لفظی جملہ:

"جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ کے اذن سے ہی آتی ہے، اور جو اللہ پر ایمان لائے، وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے؛ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

بامحاورہ:

"ہر مصیبت اللہ کے اذن سے ہوتی ہے؛ جو اللہ پر سچا ایمان رکھتا ہے، اللہ اس کے دل کو (سیدھا راستہ) دکھا دیتا ہے۔ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔"

🗺️ **شانِ نزول / تاریخی پس منظر**

مفسرین نے لکھا ہے: یہ اُن اہلِ ایمان کے لیے تسکین ہے جنہیں **جان/مال/اہل** میں آزمائش آئی؛ بعض روایات میں آیا: "وہ شخص جسے مصیبت آئے اور وہ کہے **إنا لله**—...اللہ اس کے **دل کو ہدایت** دیتا ہے۔

📖 روایت ہے کہ یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی جب کافروں نے کہا: مسلمان اگر حق پر ہوتے تو وہ مصیبتوں سے دوچار نہ ہوتے۔ (کوثر)

🖊️ **اگر یہ ابتدائی مکی سورۃ ہے تو یہ آیت یقیناً نو مسلم کے لیے ایک تسکین ہے۔**

❓ **اگر سب اذن سے ہے تو کیا انسان مجبور ہے؟**

✅ **اذن** =ربّ کا **اجازت دینا** مطلب قانونِ خداوندی کا **چلنا**؛
جبکہ **اختیار** = انسان کا **چننا**۔
مصیبت آنا "اذن" سے، **ردِعمل** تمہارا ← اسی پر ثواب/عقاب۔

🕯️ **قدر/اختیار:**

- مفہومِ مشترک :**اذنِ الٰہی** کائناتی قانون ہے، **اختیارِ انسانی** جواب دہی کی بنیاد ہے۔

📖 یہ نظام اپنی جگہ ایک ممتحن کی طرح ہے جو غیر جانبدار ہے۔ چنانچہ اس نظام میں ظالم ظلم کر سکتا ہے، چھری مظلوم کا گلا کاٹ سکتی ہے، گولی مومن کے سینے کو چھلنی کر سکتی ہے، دھماکے تباہی مچا دیتے ہیں۔ ایک مکمل علت کے وجود میں آنے کے بعد معلول کا وجود میں آنا اس نظام تکوینی میں لازمی ہے۔ (کوثر)

❓ **مصیبتیں کیوں؟ عدل کہاں؟**

✅ دنیا **دارالابتلاء** ہے؛ آزمائش سے **کمال/چھانٹی/کفارہ** مقصود (67:2؛ 3:186)؛ آخرت میں **مکمل عدل** ظاہر ہوگا۔

📖 لہٰذا مسلمان یہ توقع نہ رکھیں کہ نظام کائنات ان پر نافذ نہ ہو گا اور حوادث کے شکار نہ ہوں گے۔ بھوک، پیاس، زخم، شہادت وغیرہ سے دوچار ہوں گے۔ (کوثر)

❓ **کیا ایمان والا غم محسوس نہیں کرتا؟**

✅ کرتا ہے؛ مگر **غرق** نہیں ہوتا—غم کو **راہ** بناتا ہے، دیوار نہیں۔

🛠️ مصیبت پر **فوری ذِکر** "إنا لله وإنا إليه راجعون ← اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرًا منها"
جریدۂ ہدایتِ دل :مشکل میں تین فیصلے لکھیں — پھر دیکھیں کون سا اللہ کے قریب کرے گا؟ اسی کو اختیار کریں۔

🕊️ **روحانی پہلو**

- صبح/شام: 100× "حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" ← دل کی تقویت۔

- سجدۂ شکر" ← even in pain—اللہ کے اذن میں بھی رحمت چھپی ہے" کی تربیتِ قلب۔
- **قرآن :**﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾ (البقرة/الأعراف) ← "اے رب! ہم پر صبر انڈیل دے"
- **دعائے کمیل/صحیفہ کے مضامین** ": یا غیاثَ المُستغیثین، اهدِ قلبي عند الشدائد، وارضِني بقضائِك".

🔬 ایمان/معنی سازی سے **Stress appraisal** بدلتا ہے
"Why me?" سے "What now?" پر فوکس کرنا چاہیے۔
قلبی ہدایت نفسی ردِعمل کو **سنجیدہ/مؤثر عمل** میں بدل دیتی ہے (Resilience).

🪶 امام علیؑ": **الصبرُ من الإيمان بمنزلةِ الرأسِ من الجسد** "(ماثور/شرحِ حکمت) (ایمان میں صبر کا وہی مقام ہے جو جسم میں سر کا)

12۔ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴿۱۲﴾

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم نے منھ موڑ لیا تو (جان لوکہ) ہمارے رسول پر صرف صاف پہنچا دینا ہے۔
(اظهر)

طاعتِ الٰہی و رسول:
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ (النساء، 4:59)؛
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ (الأنفال، 8:20)

اگر روگردانی کریں تو رسول کا فرض "بلاغ" ہے:
﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾ (المائدة، 5:92)؛
﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ﴾ (آلِ عمران، 3:20)

🔤 **لفظ بہ لفظ**

- **وَأَطِيعُوا** ←اور اطاعت کرو
- **اللّٰهَ** ←اللہ کی
- **وَأَطِيعُوا** ←اور اطاعت کرو

- **الرَّسُولَ** ←رسول کی
- **فَإِنْ** ←پس اگر
- **تَوَلَّوْا** ←تم منه موڑ لو/روگردانی کرو
- **فَإِنَّمَا** ←تو بس/صرف یہی (حصر)
- **عَلٰى** ←ذمے ہے
- **رَسُولِنَا** ← ہمارے رسول کے
- **الْبَلَاغُ** ←پہنچا دینا/سپردگیِ پیغام
- **الْمُبِينُ** ←پوری طرح کھول کر/واضح طور پر

مکمل لفظی جملہ:

"اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو؛ پھر اگر تم روگردانی کرو تو ہمارے رسول پر بس واضح طور پر پہنچا دینا (ہی) ہے۔"

بامحاورہ:

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر (پھر بھی) تم منه موڑ لو، تو جان لو رسول پر تو صرف کھول کر پیغام پہنچا دینا لازم ہے (وہ کر چکا)۔"

🔍 **لغوی و صرفی تحقیق** 📚

- **أَطِيعُوا** :امر—بارِ دگر تکرار سے **مستقل اطاعت** کا مفہوم (اللہ کی اطاعت بذاتِہ، اور رسول کی اطاعت بطورِ شارح/مبلغِ وحی)۔
- **تَوَلَّوْا** :بابِ تفعّل—پیٹھ موڑ لینا/اعراضِ عمدی۔
- **إِنَّمَا** :اداتِ حصر—رسول کی ذمہ داری **تبلیغِ مبین** تک محدود؛ قبول/رد مخاطَب کے ذمے۔
- **الْبَلَاغُ الْمُبِينُ** :ایسا پہنچانا جس میں **ابہام نہ رہے**—پیغام **واضح** ہو جائے۔

📖 **فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ :**اگر تم نے اطاعت نہ کی اور منه موڑ لیا تو تم پر حجت پوری ہو گئی۔ حجت پوری ہونا منکروں کے لیے ابدی عذاب کا پیش خیمہ ہے۔ (کوثر)

❓ **"وَأَطِيعُوا اللّهَ... وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ"—رسول کی الگ اطاعت کیوں؟**

✅ اس سے **سنت/تعلیمِ نبوی** کی **واجب الاتباع** حیثیت واضح ہوتی ہے: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ﴾ (4:80)؛ رسول کی اطاعت دراصل اللہ ہی کی اطاعت ہے، مگر **تکرارِ امر** سے اس کا **مستقل وزن** نمایاں ہوا۔

❓ **" إِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ"—کیا نبیؐ کا کام بس کہنا تھا؟**

✅ **تبلیغ + تعلیم + تزکیہ + اسوہ** سب نبیؐ کی سنت میں شامل (2:151؛ 33:21)؛ یہاں **حدِّ ادنیٰ** بیان ہورہی ہے کہ **قبول کرانا** نبیؐ کی ذمہ نہیں—قبول کرنا **مخاطَب** پر ہے۔

🕊 درود و تجدیدِ بیعتِ سنت: "اللهم صلِّ على محمد وآلِ محمد… واجعلني من أهلِ طاعتِه واتباعِ سنّته."

- روزانہ 5–10 منٹ **سیرت ریڈنگ**—اسوہ روشن ہو تو اطاعت آسان ہو جاتی ہے۔

🔬 "بلاغ مبین—**Clear Communication** = "معیار:
پیغام **سمجھ آ جائے**، **قابلِ عمل** ہو، **ابہام** نہ رہے۔ یہی اصول جدید Effective Communicationمیں بھی مرکزی ہے۔

🖊 یہ بات اس **notion** کے صریح خلاف ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج کردی گئی ہے کہ **"قرآن مشکل ہے!"۔**

اطیعواللہ و اطیعو الرسول

رسول کے بعد اطاعت کس کی؟

❓ **رسول کے بعد اطاعت کس کی؟**

✅ **کتاب و سنت** باقی ہیں (حدیثِ ثقلین کے مطابق "کتاب اللہ… وعترتی/سنتی" کے طرق)؛ امت کی راہنمائی **اسی میراثِ نبوی** سے ہے—(تفصیلی مدارسِ فقہ میں طریقۂ استنباط الگ ہو سکتا ہے، اصل رہنما **وحی و سنت** ہی ہیں)۔

⚔ **سنی/شیعہ تفسیری اختلاف** 🧭

- **اصل مفہوم مشترک**: طاعتِ رسول واجب؛ ۔
- **ترتیبِ مرجعیت بعد النبیؐ**: اہلِ سنت—**کتاب و سنت/اجماع/قیاس؛** اہلِ تشیع—**کتاب و عترت/امامت/اجتہاد۔**

دونوں میں **قرآن و سنت** مرکزی رہنما۔
(نبیﷺ کے بعد "اصحاب" ہوں یا "اہلِ بیت" بنیادی طور پر نبیﷺ ہی کی "سنت" کا درس دیتے ہیں۔)

قرآن کیا کہتا ہے؟

1. **اصل اصول:(Foundational)**
﴿**أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ**﴾ — (4:59)اطاعت کی دو مستقل بنیادیں :**اللہ** اور **رسول**۔

2. **تنازع کی صورت میں معیار:**
اسی آیت کا اگلا حصہ :﴿**فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ**﴾ — (4:59)یعنی ہر جھگڑا **قرآن** (اللہ کی طرف رد) اور **رسول کی سنت** کی طرف **لوٹایا** جائے۔ یہ حکم **ہمیشہ** کے لیے ہے، اس لیے رسول کے بعد بھی فیصلہ **کتاب و سنت** سے ہی بندھے گا۔

3. **اُولُوا الأَمْرِ کی اطاعت (مشروط):**
﴿**أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**﴾ “ — (4:59)اولی الامر” کی اطاعت **اسی وقت** واجب ہے جب وہ **اللہ و رسول کے حکم کے مطابق** کہیں؛ کیونکہ اگلا جملہ کہتا ہے کہ اختلاف بڑھنے پر **واپس کتاب و سنت** کی طرف جاؤ۔

- **معروف/نیکی** میں اطاعت، **گناہ و زیادتی** میں نہیں :﴿**وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ**﴾ (5:2)، ﴿**اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى**﴾ (5:8)۔

4. **رسول کی لائی ہوئی ہدایت دائمی معیار:**
﴿**وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ**﴾ (59:7)، ﴿**مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ**﴾ — (4:80)رسول کی **سنت** اطاعت کا **ہمیشہ کا** مِعیار ہے۔

5. **اہلِ علم و مرجعیت:**
علمی مرجعیت اور دینی رہنمائی کا قرآنی اصول :﴿**فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ**﴾ (16:43)، اور علمی قیادت کی تربیت :﴿**فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ... لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ**﴾ — (9:122)یعنی امت میں **اہلِ علم** کھڑے ہوں، اور لوگ دین کے معاملے میں ان سے **سیکھیں**۔

6. **اجتماعی نظم و مشاورت:**
حکمرانی و اجتماعی فیصلوں کا اصول :﴿**وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ**﴾ (42:38)، ﴿**إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ**﴾ — (4:58)یعنی اختیار **اہل کے سپرد** اور فیصلہ **عدل** سے۔

- مذہب امامیہ کے نزدیک **12 مخصوص امام**، نبیﷺ کے اصل جانشین و خلیفہ ہیں، **جس کا اول علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں**۔ (اور بارہ خلفاء کا ذکر بخاری میں موجود ہے، 7222)، چونکہ ان کے نزدیک وہ "منصوص من اللہ" ہیں، وہ اللہ کے حکم سے نبی کی زبانی ان کے اصل جانشین/خلیفہ ہیں، تو ان کی تعلیم و درس کبھی بھی اللہ و رسول کے خلاف نہیں جا سکتی۔ اور ہم 1400 بعد میں آنے والوں کے لیے یہ سمجھنا آسان ہے کہ اُن کا کردار و تعلیمات پہلے ہی ہمارے پاس موجود ہیں۔ بلکہ مولا علیؑ نے "شوریٰ" کے موقع پر ظاہری خلافت اس لیے ٹھکرادی تھی کہ انہونے فرمایا میں اللہ و رسول کی سنت پر عمل کروں گا، پر "سنتِ شیخین" پر عمل کرنا میری ذمہ داری نہیں۔ (حوالہ: البدایة و نہایة)

- **صحیح بخاری** میں آتا ہے کہ عبدُ الرحمن بن عوفؓ نے آخری اعلان میں **عثمانؓ** سے بیعت اسی شرط پر لی کہ وہ "اللہ کے قانون، رسولؐ کی سنت **اور دونوں سابقہ خلیفوں کی سنت**" پر چلیں—یہی شرط ماحول میں زیرِ بحث تھی۔ Sunnah/بخاری:7207

- **تاریخ طبری** میں بھی یہی گفتگو تفصیل سے منقول ہے (انگریزی ترجمہ کے حوالہ جات میں یہی الفاظ ملتے ہیں)۔ islamictheology.com

13۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ہُوَ۔ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴿١٣﴾

اللہ نہیں ہے کوئی اِلٰہ مگر وہ، اور اللہ ہی پر مومنوں کو توکل کرنا چاہیے۔
(اظہر)

توحید ← توکل: ﴿رَبُّ المشرقِ والمغربِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا﴾ (73:9)
توکل اہلِ ایمان کا شیوہ: ﴿وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (3:122، 5:11)
کفایتِ الٰہی: ﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (65:3)؛ ﴿حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ﴾ (3:173)
اسمائے حُسنیٰ کے ساتھ توحید: ﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ (20:8؛ 59:22)
﴿وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾ (غافر، 40:44)
اہلِ ایمان کا طرزِ فکر : ﴿وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ﴾ (إبراہیم، 14:12)
جو اللہ پر بھروسا کرے، وہ اسے کافی ہے :﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق، 65:3)
وکیل صرف اللہ :﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ (الأحزاب، 33:3)

abc **لفظ بہ لفظ (عربی بولڈ):**

- **اللّٰهُ** ←اللہ (ہی)
- **لَآ** ←کوئی... نہیں
- **إِلٰهَ** ←معبود/مستحقِ عبادت
- **إِلَّا** ←سوائے
- **هُوَ** ←اس (کے)
- **وَعَلَى** ←اور (اسی) پر
- **اللّٰهِ** ←اللہ
- **فَلْيَتَوَكَّلْ** ←پس توکل کریں (اعلانِ حکم)
- **الْمُؤْمِنُونَ** ←اہلِ ایمان

لفظی جملہ“ :اللہ—اس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ اور اللہ ہی پر مؤمنین کو توکل کرنا چاہیے۔”
بامحاورہ“ :معبود صرف اللہ ہے؛ لہٰذا اہلِ ایمان اسی پر بھروسہ کریں۔”

❓ **توکل کا مطلب اسباب چھوڑ دینا ہے؟**

✅ نہیں؛ توکل = **دل** کا سہارا اللہ پر، **ہاتھ** اسباب پر—نبی ﷺ نے فرمایا: “اونٹ باندھو، پھر توکل کرو” (اعقلها وتوکّل). (ترمذی)

❓ **توکل اور تقدیر: کیا سب لکھا ہے تو کوشش کیوں؟**

✅ تقدیر **قانون** ہے، سستی نہیں؛ اللہ نے **کوشش** کو ہی نتیجے کا ذریعہ بنایا—کامیابی/ناکامی دونوں میں مؤمن کا سہارا **اللہ** ہے۔

❓ **کیا غیر اللہ پر کسی درجے میں توکل درست ہے؟**

✅ **اصلی توکل** صرف اللہ پر؛ مخلوق سے **تعاون**/وسائل لینا جائز ہے مگر دل کی **اعتماد کی حاکم** کرسی اللہ کے لیے خاص رہے۔

عملی پہلو

- ہر فیصلہ: نیت درست + جائز سبب" + **حَسْبِيَ اللّٰهُ** "کہہ کر قدم۔
- **استخلَاص** :نتیجہ آۓ تو فخر نہیں—"توفیق" کہو؛ نہ آۓ تو "خیر" سمجھ کر نئی کوشش۔
- مشکل میں **ذکر**" :لا حول ولا قوۃ إلا باللہ" + "حسبنا اللہ ونعم الوکیل"۔

سائنسی ریسرچ سے "**internal locus of control + trust**" مل کر **resilience** بڑھاتے ہیں؛ توکل یہی توازن دیتا ہے :**کوشش میں اختیار، نتیجے میں تسلیم**۔

ازواج و اولاد عدو

14۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿۱۴﴾

اے ایمان والو، تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہارے دشمن ہیں ،پس تم ان سے ہوشیار رہو، اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا،رحم کرنے والا ہے ۔

(وحیدالدین)

(الف) اہل و اولاد بطور آزمائش/مزاحمتِ دین

- ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (التغابن، 64:15)
- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ (المنافقون، 63:9)
- ﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ... أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ... فَتَرَبَّصُوا﴾ (التوبہ، 9:24)
-

(ب) والدین/اقربا کی نافرمانی شادی و خاندان میں؟

- ﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي... فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ (القمان، 31:15؛ العنکبوت، 29:8)
- ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا... يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ... وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ﴾ (المجادلة، 58:22)
- ﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿34﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿35﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿36﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿37﴾﴾

ترجمہ:

- "(وہ) دن جب آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور باپ سے، اور اپنی زوجہ اور بیٹوں سے۔ اُس دن ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہوگی جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گی۔"

- فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡاَمۡرِ ۚ (ال عمران، 3:159)
- ان کے قصور معاف کردو ‘ ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو ‘ اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو
-

(ج) عفو/صفح/مغفرت

- ﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا﴾ (النور، 24:22)؛
- "تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار ‘ مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں معاف کردینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے ؟ اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔"
-
- ﴿فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ﴾ (الشوریٰ، 42:40)
- دعاے گھرانہ: ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ (الفرقان، 25:74)

abc **لفظ بہ لفظ:**

- **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** ← اے ایمان والو!
- **إِنَّ** ←بلاشبہ
- **مِنْ أَزْوَاجِكُمْ** ← تمہاری بیویوں/ازواج میں سے
- **وَأَوْلَادِكُمْ** ← اور تمہاری اولاد میں سے
- **عَدُوًّا لَّكُمْ** ← (کوئی) تمہارے دشمن (بنانے والے)
- **فَاحْذَرُوهُمْ** ← تو ان سے خبردار رہو/سنبھل کر چلو
- **وَإِنْ تَعْفُوا** ← اور اگر تم درگزر کرو (معاف کرو)
- **وَتَصْفَحُوا** ← سرزنش نہ کرو (صفحہ پلٹ دو)
- **وَتَغْفِرُوا** ← اور معاف کر دو (گناہ ڈھانپ دو)
- **فَإِنَّ اللهَ** ← تو یقیناً اللہ
- **غَفُورٌ رَّحِيمٌ** ← بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا

لفظی جملہ“ :اے ایمان والو! تمہاری ازواج اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن (بننے والے) ہوتے ہیں، لہٰذا ان سے خبردار رہو؛ اور اگر تم معاف کرو، چشم پوشی کرو اور بخش دو تو اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔”

بامحاورہ“ :ایمان والو! بیوی بچوں میں کبھی دین کی راہ میں رکاوٹ بننے والے بھی نکل آتے ہیں—ان سے ہوشیار رہو؛ مگر جھگڑے بڑھیں تو معاف کرنا، صفحہ پلٹ دینا اور درگزر کرنا—اللہ خود غفور و رحیم ہے۔”

- **یہ آیت واضح طور پر اس بات کی نشاندھی کرتی ہے کہ یہ سورۃ مکی ابتدائی دور کی ہے۔ کیونکہ مکی ابتدائی دور ہی ایسا دور تھا جب ایک ہی گھر میں، ایک ہی چھت کے نیچے، باپ مومن تھا تو بیوی مشرک، بیوی مومن تھی تو بیٹا مشرک، بیٹا مومن تھا تو باپ مشرک... ایسے ماحول میں یقینا مومنین کا اپنے اہلِ عیال کی طرف سے سخت مذمت/ری-ایکشن کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس لیے یہ آیت ایک مومنین کو دلاسا بھی دیتی ہے، اور واضح نشاندھی بھی کرتی ہے کہ تمہاری بیوی بچوں میں سے، کچھ تمہارے ہی دشمن ہیں۔**
- **سورہ ہود میں اللہ تعالٰی نے اس کی عملی شکل بھی دکھا دی کہ ایک نبی (نوحؑ) کا بیٹا اور ایک نبی (لوطؑ) کی بیوی، اپنے باپ و شوہر کے خلاف تھیں۔**

- **دوسری خاص بات، اس میں بیویوں اور اولاد کو دشمن کہا گیا ہے، پر "والدین" کو نہیں کہا گیا۔ یہ والدین کے لیے احترام کا درس ہے جس کی قرآن بار بار درس دیتا۔ اور سورہ لقمان میں آیا:**
- "اور اگر وہ تم پر دباؤڈالیں کہ تم میرے ساتھ شریک کرو اس چیز کو جس کا تمہارے پاس کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مانو اور دنیا میں ان کے ساتھ رہو بہتر انداز میں --- " (لقمان، 31:15)

بس "شرک" کے حوالے سے ان کا کہنا نہیں ماننا، باقی کسی بھی موقع پر ان کو "اُف" تک نہیں کہنا۔

- **تیسری خاص بات: اگرچہ لفظی طور پر انہیں "عدو" کہا گیا ہے، پر اس کے باوجود معافی، درگزر، اور گناہ ڈھانپنے کے حوالے سے تین تین لفظ استعمال کیے گئے " تَعۡفُوۡا وَ تَصۡفَحُوۡا وَ تَغۡفِرُوۡا " جو کہ**

پورے قرآن میں یہ اکلوتا ایسا مقام ہے جہاں یہ تینوں لفظ ایک ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔
یعنی "والدین" کا یہاں ذکر نہیں، انکے لے الگ سے احکام ہیں کہ کندھے جھکا دو، اف تک نہ کہو، انہیں نہ جھڑکو... اور ازواج و اولاد کے لیے حکم ہے کہ معاف کردو، درگزر کرو، استغفار کرو۔

📖 اگرچہ زوجہ اور اولاد کے ناجائز مطالبات تسلیم نہ کریں لیکن پھر بھی ان کے ساتھ گذشت و عفو اور بخشش کا خیال رکھیں۔ (تفسیر نور)

📖 مغفرتِ الٰہی خدا کی رحمتِ خاص کے (ہے) اگر آپ دوسروں کو معاف کریں گے تو خدا آپ کو بھی معاف کردے گا، اور اپنا خاص لطف نازل کرے گا۔ (تفسیر نور)

❓ **کیا "عَدُوًّا لَّكُمْ" سے بیوی بچوں سے نفرت لازم آتی ہے؟**
✅ ہرگز نہیں؛ یہاں "عدوّ = "**ایمانی راہ میں مزاحمت۔** اسی لیے ساتھ ہی **عفو/صفح/مغفرت** کا حکم آیا—نفرت/قطع رحم نہیں، **حکیمانہ حذر + رحمت۔**

❓ **اگر خاندان دین سے روکے تو قطع تعلق؟**
✅ **نہیں**؛ اطاعتِ معصیت میں نہ کرو (31:15) مگر **صحبت بالمعروف** لازم ہے؛ حکمت سے **باؤنڈری** رکھو، تعلق قائم رکھو۔

❓ **کیا "حذر" کا مطلب گھریلو سختی/تشدد ہے؟**
✅ نہیں؛ "حذر = "**پرہیز، حدود، حکمت۔**
ظلم حرام ہے؛ نبی ﷺ: "خَيرُكم خَيرُكم لأهله."

🕊️ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا (25:74)
🕊️ رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ (14:40)

"مِن کی طاقت"

لفظ "من" (یعنی "سے") کی ایک خاصیت قرآن کے انداز کے حوالے سے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ جس کا یہاں ترجمہ "بعض" کہہ کر واضح طور پر کرنا پڑتا ہے۔ اگر "من" کا ترجمہ نہ کریں تو پھر یہ 100٪ ہوجاتا ہے، یعنی تمہاری سب بیویاں اور سب اولاد لازما تمہارے دشمن ہیں۔ پر لفظ "من" ساری سختی کو ختم کردیتی ہے، اور کہنا پڑتا "بعض" دشمن ہیں (سب نہیں۔)
اس لیے یہ لفظ دیگر مقامات پر جہاں جہاں آتا، وہاں یہی مفہوم نکلتا ہے (نکل سکتا ہے).. "سب نہیں! کچھ، اس میں سے بعض۔ "

پر اکثر دیگر مقامات پر مترجمین اس "من" کا ترجمہ نہیں کرتے، یا نہیں کر پاتے، یا ضروری نہیں سمجھتے، یا جملے میں "من/سے" لگانے اس کا اندازِ بیاں خراب ہوجاتا ہے۔

اب مترجمین ترجمہ کریں نہ کریں، پر قاری کو ذہن نشین کرلینے چاہیے کہ عربی میں جہاں جہاں "من (تبعیض)" لگے گا... مطلب، 100٪ نہیں۔ بلکہ اس میں "سے" کچھ۔

مثال سورہ نمل میں آیا:

﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ *مِنَ الْكِتَابِ* أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾
—سورۃ النمل، (27:40)
ترجمہ: "اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا۔

یعنی پورے کتاب کا علم نہ تھا، پر کتاب میں "سے" کچھ تھا۔

- اسی طرح ایک بڑی مثال خود اسی سورۃ آیت 11 میں آتی ہے۔
- مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ

یہاں "من" کا ترجمہ "کوئی" سے کیا گیا ہے، غالبا شروع کے "ما" کی وجہ سے۔ پر من کا اصل ترجمہ اگر کریں، کہ "مصیبتوں میں سے نہیں آتی مگر باذن اللہ" تو اسکا مطلب بنتا ہے۔ ساری مصیبتوں کی بات نہیں ہورہی۔ کچھ مصیبتیں ایسی ہیں جو آزمائش کے طور پر اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں، باقی کچھ دیگر مصیبتیں تمہارے اپنے ظلم، کسی اور کا تمہارے اوپر ظلم، یا کسی اور وجہ سے بھی ہوسکتی ہیں۔ (یہاں جن مصبیتوں کی بات ہورہی وہ صرف ان کی ہورہی جو "مصیبتوں میں سے کچھ" ہوتی جو واقعی باذن اللہ ہوتی۔)

15۔ اِنَّمَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۵﴾

تمہارے اموال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں ہی اجر عظیم ہے۔
(بلاغ القرآن)

(الف) مال و اولاد = آزمائش
﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (الأنفال، 8:28)
﴿لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (المنافقون، 63:9)
﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ... وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا... أَحَبَّ إِلَيْكُمْ... فَتَرَبَّصُوا﴾ (التوبة، 9:24)

(ب) دنیا کی کشش vs حقیقی اجر
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ﴾ (آلِ عمران، 3:14)
﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ...﴾ (الحديد، 57:20)
﴿لَهُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ (الأحزاب، 33:35؛ التوبة، 9:22)
اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا (كهف، 18:46)

لفظ بہ لفظ:

- **إِنَّمَا** ← بس/صرف یہی حقیقت ہے کہ (حصر)
- **أَمْوَالُكُمْ** ←تمہارے اموال
- **وَأَوْلَادُكُمْ** ← اور تمہاری اولاد
- **فِتْنَةٌ** ←آزمائش/جانچ
- **وَاللَّهُ** ←اور اللہ
- **عِنْدَهُ** ←اس کے پاس/اس کے ہاں
- **أَجْرٌ** ←اجر/انعام
- **عَظِيمٌ** ←بہت بڑا

لفظی جملہ“ :تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں؛ اور اللہ ہی کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔”
بامحاورہ“ :مال و اولاد ایک امتحان ہیں؛ اصل بڑا اجر اللہ ہی کے ہاں ہے (اسی کو ترجیح دو)۔”

اس طرح اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کے تحفظ کے لیے اولاد سے محبت انسان کے قلب و ضمیر میں ودیعت فرمائی ہے۔ اسی لیے انسان کو کبھی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ (کوثر)

گھر/مال برا نہیں—**امتحان** ہیں۔

اعمال کی کیٹیگری میں "مال" و "اولاد" کا امتحان انسان کے اوپر سب سخت ہے۔ اور چونکہ "دنیا ٹیسٹ ہے" تو ان دو آزمائشوں سے لگ بھگ سب لوگوں کا پالا پڑتا۔ نہ ہو تب بھی امتحان، اور ہو تب بھی امتحان۔ (اللہ دے کر بھی آزماتا ہے ، تو اللہ لے کر بھی آزماتا ہے۔)

مجمع البیان میں منقول ہے کہ اس کے علاوہ بہت سے مفسرین اور محدثین نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ حسنین شریفین جو اُن دنوں بچے تھے مسجد میں وارد ہوئے۔ انھوں نے سرخ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ دونوں چلتے چلتے پھسل جاتے اور زمین پر گر جاتے تھے۔ جونہی اللہ کے رسولؐ

کی نگاہِ مبارک اُن پر پڑی تو آپؐ نے خطبہ چھوڑدیا اور منبر سے اُترے، اُنھیں اُٹھایا اور اپنی آغوش میں لیا اور پھر انھیں منبر پر لے گئے اور اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: اللّٰہ تعالٰی نے سچ فرمایا:

"انما اموالُکم و اولادُکم فتنة"

(تمہارے اموال و اولاد تمھاری آزمائش کا ذریعہ ہیں۔)

جب میری نگاہ ان دونوں بچوں پر پڑی اور میں نے دیکھا کہ وہ چلتے چلتے پھسل جاتے ہیں تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے خطبہ چھوڑا اور انھیں اُٹھایا۔ بعد از ایں آپؐ نے دوبارہ اپنے خطبہ کو شروع کیا۔(نورالثقلین، ج8، ص 404)

❓ **کیا اسلام خاندان/مال سے دُوری سکھاتا ہے؟**

✅ نہیں؛ وہ **ان کو مقصد نہ بنانے** کی تعلیم دیتا ہے۔ نفقه، وراثت، حسنِ معاشرت سب واجب/مسنون—فتنه = **امتحان** ہیں۔

❓ **اگر فتنہ ہیں تو چھوڑ دیں؟**

✅ نہیں؛ **حدودِ شرع** میں رہ کر **امانت** سمجھ کر سنبھالو—زکات/نفقه/عدالت/تربیت کے ساتھ۔

❓ **" أجرٌ عظیم" دنیا میں بھی اثر دیتا ہے؟**

✅ اصل اجر آخرت کا ہے؛ مگر دنیا میں **سکینه/برکت** بطور اثر آتا ہے—جب مال/اولاد اللّٰہ کے حکم کے مطابق سنبھالو۔

❓ **کیا فتنہ صرف روکاوٹ ہے یا موقع بھی؟**

✅ دونوں: روکے بھی سکتے ہیں، اور **درجه** بھی بن سکتے ہیں—اسی لیے "آزمائش = "**کامیابی/ناکامی کی کسوٹی** ہے۔

✅ **کلیدی نقاط**

- **وسائل** کو **مقصد** نہ بناؤ۔
- مال/اولاد کو **امانت** سمجھ کر سنبھالو—تب یہی **درجه** بنیں گے۔
- ترجیح :**اللّٰہ کا اجر**۔

🕊 صبح/شام" :**حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ۔وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ...** (9:129) "

گھر کی دعا :﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا... قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ .(25:74)

سائنسی/معاشرتی اشارہ

Delayed gratification (موخر لذّت) اور **purpose-driven parenting/earning**— تحقیقات بتاتی ہیں کہ معنی و مقصد کے ساتھ خرچ/تربیت کرنے سے **خوش حالی** اور **استحکام** بڑھتا ہے۔

احادیث (اشارات)

- “**إنَّ لكلِّ أمةٍ فتنةً، وفتنةُ أمتي المال**” (ترمذی)
(مفہومًا: ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزئش مال ہے)۔

- “**لا تَزولُ قَدَمَا عَبْدٍ يومَ القيامةِ**، حتَّى يُسألَ عن عُمُرِه؛ فيمَ أفناه؟ وعن عِلْمِه؛ فيم فعَلَ فيه؟ **وعن مالِه؛ من أين اكتسَبَه؟ وفيم أنفَقَه؟** وعن جِسمِه؛ فيمَ أبلاه؟ **(ترمذی)**
- — ”مال کہاں سے لایا/کہاں خرچ کیا؟

یاد رہے، آزمائش/فتنہ اگرچہ امتحان ہوتی ہے، پر بغیر آزمائش کے انسان کو بلندی نصیب نہیں ہوتی۔ جو بلند درجات چاہتا ہے، اسے آزمائش در آزمائش سے گزرنا ہوتا۔ جیسے تعلیمی اداروں میں ایک کلاس سے دوسرے کلاس میں جانے "امتحان" دینا ہوتا ہے، اسی طرح دنیا چاہے آخرت، انسان کو ایک درجہ سے دوسرے بلند درجہ تک پہنچنے میں امتحان/آزمائش سے گزرنا ہوتا ہے۔ اس بات کو حدیثوں میں بھی بیان کیا گیا:

“**أَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً الأنبياءُ، ثُمَّ الأَمثَلُ فالأَمثَلُ... يُبتَلَى الرَّجُلُ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ**”.
“اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟”
آپ ﷺ نے فرمایا: “انبیاء کی، پھر ان کے بعد وہ جو ان کے قریب تر ہوں، پھر جو ان سے قریب تر۔ انسان کو اس کے دین کے درجے کے مطابق آزمایا جاتا ہے؛ اگر اس کا دین مضبوط ہو تو اس کی آزمائش زیادہ سخت ہوتی

ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسے اس کے دین کی طاقت کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ بندہ آزمائشوں میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلنے لگتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔"
— (**جامع ترمذی 2398**۔ Sunnah، **الکافی، ج2، ص252** (باب شدّت ابتلاء المؤمن)۔ Shia Online Li

---

16۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا وَ اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴿۱۶﴾

پس تم اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو، یہ تمہارے (نفس) لیے بہتر ہے،اور جو شخص دل کی تنگی سے محفوظ رہاتو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔
(وحیدالدین)

(الف) تقویٰ بقدرِ استطاعت
﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة 2:286)
﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ (آلِ عمران 3:102) ← 64:16 نے عملی شرح دی: ما استطعتم۔

(ب) سمع و طاعت
﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ (النساء 4:59؛ الأنفال 8:20)

(ج) انفاق = اپنے حق میں خیر
﴿آمِنُوا… وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ﴾ (الحديد 57:7)
﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سبأ 34:39)

(د) شُحِّ نفس کا علاج/فلاح
﴿وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر 59:9 — عین یہی جملہ)
﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر 59:9)

لفظ بہ لفظ

- **فَاتَّقُوا** ←پس ڈرو/بچو (تقویٰ اختیار کرو)
- **اللّٰهَ** ←اللہ (سے)
- **مَا اسْتَطَعْتُمْ** ←جتنی تم سے استطاعت ہو
- **وَاسْمَعُوا** ←اور (نصیحت) سنو
- **وَأَطِيعُوا** ←اور اطاعت کرو
- **وَأَنْفِقُوا** ←اور خرچ کرو
- **خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ** ←یہ تمہارے لیے (خالص) بھلائی ہے

- **وَمَنْ يُوقَ** ←اور جو بچا لیا جائے/بچا لے
- **شُحَّ نَفْسِهِ** ←اپنی جان کی حرص/بخل سے
- **فَأُولٰئِكَ** ←تو وہی لوگ
- **هُمُ الْمُفْلِحُونَ** ←کامیاب ہونے والے ہیں

لفظی جملہ“ :پس اللہ سے (بقدرِ استطاعت) تقویٰ اختیار کرو، اور سنو اور اطاعت کرو، اور خرچ کرو—یہ تمہارے ہی لیے خیر ہے؛ اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا، تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔”

بامحاورہ“ :جتنی طاقت ہے اتنی اللہ کی فرمان برداری کرو، بات سنو اور مانو، اللہ کی راہ میں دو—یہ تمہارے لیے بہتر ہے؛ اور جو اپنے اندر کے بخل سے بچ گیا وہی کامیاب ہے۔”

🌿 “جتنا بن پڑے اتنا اللہ کے بنو، بات سمجھ کر مانو، اور اپنے اندر کے بخل کو توڑتے ہوئے دو—اسی میں تمہاری اصل بھلائی اور کامیابی ہے۔”

❓ **“ما استطعتم” کہیں ڈھیل تو نہیں؟**

✅ یہ **رحمت** ہے، چھوٹ نہیں: معیار **زیادہ** سے **زیادہ** استطاعت ہے، کم از کم نہیں؛ حیلہ نہیں، **صدقِ نیت + پوری کوشش** مطلوب۔

❓ **انفاق سے مال گھٹتا نہیں؟**

✅ ایمان کا منہج کہتا ہے: اللہ **خلف** دیتا ہے (34:39)، اور سماجی اثر بھی مثبت—کمی **ظاہری**، برکت/آسانی **حقیقی**۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (34:39)

کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا۔ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

❓ **شحّ اور بخل میں فرق؟**

✅ **شحّ** اندر کی تنگی/لالچ ہے؛ **بخل** اس کا خارجی مظہر۔ آیت نے **جڑ** پر ضرب لگائی ہے۔

🔬 **سائنسی/نفسیاتی زاویہ /** Generosity research

: **well-being → giving** میں اضافہ؛ **scarcity mindset** شُحّ جیسی تنگی پیدا کرتی ہے—عملاً چھوٹا، باقاعدہ دینا **"abundance mindset"** بناتا ہے۔

✏️ **آج کے زمانے میں جہاں پاکستان میں مانگنے والے پروفیشنل بن چکے ہیں، اور بندے کا جینا حرام کر دیتے ہیں، اور یہ پروفیشنل فقیر حلال طریقے سے کمانے کے بجائے، مانگنا زیادہ سہل اور اچھا کاروبار سمجھتے ہیں، ایسی صورت میں کس کو دینا ہے اور کس کو نہیں دینا بندہ مومن، خوفِ خدا رکھنے والے کے لیے چیلینجنگ بن جاتا ہے۔** (بہرحال، مختلف تجاویز علماء کی طرف سے آتی رہتی ہے کہ پیسہ نہ دیا جائے پر چیز لے کر دی جائے جس کی اس کو ضرورت ہے، خصوصا basic needs جیسے روٹی وغیرہ۔) **پر بندہ اگر اور کچھ نہ کرے تو اپنے غصہ و جذبات کو قابو میں رکھ کر کم سے کم جھڑکے نہیں۔ پیار سے منع کردے... جیسا کہ قرآن کا حکم ہے: وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنهَر (ضحٰی/10) "اور سائل کو نہ جھڑکو"۔ اور اگر اللہ نے کسی کو استطاعت دی ہے، تو کم سے کم یہ کرے کہ چھوٹی کرنسی جیسے دس روپیہ کے کچھ نوٹس اپنے جیب میں رکھ لے، ایک دن میں 10 فقیر بھی اگر اس کے سامنے آئیں گے تو یہ محض 100 روپیہ بنتا ہے۔**

✏️ یاد رہے، جیسا کہ مفسر کوثر نے لکھا ہے، یہ آخری تین آیات کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ مدنی ہیں، غالبا یہ راء اس وجہ سے قائم ہوئی کہ یہ آیات "انفاق" کا درس دیتی، اور مکی دور میں مومنین و مسلمین اتنے امیر نہ تھے کہ وہ انفاق کرتے۔ (پر بہرحال، مکی دور میں بھی کچھ اصحاب ایسے تھے جو خرچ کر سکتے تھے، جیسے حضرت ابوبکر نے حضرت بلال حبشی کو غلامی سے آزاد کروایا۔)

📖 حضرت امام صادق علیہ السلام ہمیشہ دعا کرتے تھے:

اللھم یوق شُح نفسی۔
جب سوال کیا گیا آپ ہمیشہ یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟
حضرتؑ نے اس آیت کی تلاوت کی۔
" وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ" (تفسیر نور بحوال نورالثقلین)

درس ملتا ہے کہ صرف "انفاق نہ کرنا" نفس کا بخل نہیں ہے، بلکہ "حق و صداقت" کو قبول نہ کرنا بھی نفس کا بخل ہے۔ یعنی نہ "سچ" سننا پسند کرنا، اور نہ "سچ" قبول کرنا پسند کرنا... بھی نفس کا بخل ہے۔ اسی لیے آیت پہلے ہی کہتی ہے: وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا۔

17۔ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿ۙ۱۷﴾

اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا قدر شناس، بردبار ہے۔

(بلاغ القرآن)

قرضِ حسن/انفاق = کئی گنا بدلہ + مغفرت
“کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے کہ وہ اسے کئی گنا بڑھا دے؟”
(البقرۃ 2:245)

“جو اللہ کو قرضِ حسن دے، اللہ اسے کئی گنا بڑھاتا ہے؛ اور اس کے لیے اجرِ کریم ہے۔”
(الحدید 57:11، 18)

“جن کے اموال وہ رات دن، پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے ہیں... ان کے لیے اجر ہے ان کے رب کے پاس...”
(البقرۃ 2:274)

“مثَلِ خرچ کرنے والوں کی مثال دانے کی سی ہے... سات بالیں، ہر بال میں سو دانے...”
(البقرۃ 2:261)

لفظ بہ لفظ

- **اِنۡ** ←اگر/بے شک جب
- **تُقۡرِضُوا** ←تم قرض دو

- ٱللَّهَ ←اللہ کو (یعنی اللہ کی راہ میں)
- قَرۡضًا ←قرض
- حَسَنًا ←اچھا/خالص
- يُضَٰعِفۡهُ ←وہ اسے کئی گنا بڑھا دے گا
- لَكُمۡ ←تمہارے لیے
- وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ←اور تمہیں بخش دے گا
- وَٱللَّهُ ←اور اللہ
- شَكُورٌ ←(بندوں کا) قدردان/بھرپور بدلہ دینے والا
- حَلِيمٌ ←بردبار/مہلت دینے والا

لفظی جملہ“ :اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو تو وہ اسے تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا؛ اور اللہ بڑا قدردان، بڑا بردبار ہے۔”

بامحاورہ“ :اللہ کی راہ میں خلوص سے دو—وہ تمہیں کئی گنا لوٹائے گا اور گناہ معاف کرے گا؛ وہ بندوں کی قدر کرنے والا اور بردبار ہے۔”

—

“جو اللہ کے نام پر دیتا ہے، وہ دراصل **اپنے لیے** سرمایہ کاری کرتا ہے—اللہ کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے اور خطائیں ڈھانپ دیتا ہے؛ وہ **قدردان** بھی ہے اور **بردبار** بھی۔”

"اللہ کی راہ" میں دینا، دراصل اللہ کے پاس، اللہ کی بینک میں اپنا saving account کھولنا ہے۔ اور روزانہ 100 روپیہ خرچ کرنے پر، مہینہ میں یہ محض 3000 بنتا ہے۔ اور سرمایہ کاری کرنے والے جانتے ہیں، یہ بہت قلیل امائونٹ ہے، حتیٰ کہ عام بندہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہ بھی جب کوئی کمیٹی/ballot committee ڈالتا ہے، تو اس کے لیے بھی 3000 فی مہینہ بہت کم ہے۔ (اور یہ بھی اس حساب سے جب بندہ پرکٹیکلی یہ کرے، پر در حقیقت تو عام بندہ اس کا آدھا بھی نہیں کرتا۔)

❓ **اللہ کو قرض؟ کیا وہ محتاج—معاذ اللہ؟**

✅ یہ **استعارۂ تشریف** ہے: لینے والا اللہ نہیں، **اس کی مخلوق** ہے؛ مگر نسبت **عزت** کے لیے اللہ کی طرف۔ ثواب/محبت بڑھانے کا اسلوب۔

❓ **“ قرضِ حسن” کیا صرف زکوات ہے؟**

✅ نہیں؛ زکوٰۃ **فرض** ہے، قرضِ حسن/صدقہ **نفل** بھی ہو سکتا ہے؛ شرط **حلال + اخلاص + احسان**۔

❓ **کیا دینا ہمیشہ مالی ہے؟**

✅ اصل یہاں مال ہے، مگر **علم/وقت/سرد مہری کی جگہ مسکراہٹ**—سب "احسان" میں داخل۔

❓ **کیسے یقین کریں کہ واقعی "یُضَاعِفْهُ" ہوگا؟**

✅ وعدہ **قرآنی** ہے؛ دنیا میں **برکت/سکینہ/آسانی**، آخرت میں **اجرِ عظیم**—اور اللہ **شَكُور** ہے۔

🕊 ورد": **يا رب! اجعل عطائي قُربى إليك، واغفر لي به ذنوبي**".

18۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸٪﴾

پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب اور حکمت والا ہے۔

(جالندھری)

عَالِمُ الغيب والشهادة: (الأنعام 6:73)؛ (الزمر 39:46)؛ (الجمعة 62:8)؛ (التغابن 64:4 — "يعلم ما في السماوات وما في الأرض ويعلم ما تسرون وما تعلنون")۔

العزيز الحكيم: (آلِ عمران 3:6)؛ (إبراهيم 14:4)؛ (الفتح 48:7)؛ (الحشر 59:24)۔

abc **لفظ بہ لفظ:**

- **عَالِمُ** ←خوب جاننے والا/سب کچھ جاننے والا
- **ٱلْغَيْبِ** ←پوشیدہ/نظر سے اوجھل کا (جہانِ نادیدہ)
- **وَٱلشَّهَادَةِ** ←اور ظاہر/مشہود کا (جہانِ دیدہ)
- **ٱلْعَزِيزُ** ←سب پر غالب/عزّت والا
- **ٱلْحَكِيمُ** ←انتہائی حکمت والا/حکیمانہ فیصلہ کرنے والا

لفظی جملہ": (وہ) غائب اور حاضر کا سب جاننے والا، سب پر غالب، کارفرما حکمت والا ہے۔"

بامحاورہ" :اللہ پوشیدہ و ظاہر سب کچھ جاننے والا ہے؛ وہی غالب اور کمالِ حکمت والا ہے۔"

- "اللہ کے علم سے کچھ اوجھل نہیں—نظر آنے والی دنیا بھی، نظر سے پرے حقیقتیں بھی۔ وہ غالب ہے، مگر اس کا ہر فیصلہ حکمت پر قائم ہے؛ اسی لیے اس کی اطاعت و توکل ہی امن دیتے ہیں۔"

درسِ سورة

- (قیامت)(اعمال)(بعثت)(انفاق)

یہ آیت ایک بار پھر سے قیامت، حساب کتاب، ہار جیت کے دن "تغابن" (آیت 9) کی خبر دیتی ہے۔ اور "اعمال" کے حساب سے بتاتی ہے کہ "اللہ دلوں کے حال تک کو جانتا ہے" (آیت 4)، تمہارا عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور تمہیں اگر زعم ہے کہ تم اٹھائے نہیں جائوگے (آیت 7) تو تمہیں قسم کھاکر بتاتے ہیں کہ ضرور اٹھائے جائوگے۔

اور جو مومن نیک اعمال میں سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں: ان کے لیے پچھلی سورۃ "مطففین" میں درس تھا کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو، ڈنڈی نہ مار، کرپشن نہ کرو، ہر حال میں انصاف کرو۔ اور اس سورۃ میں انہیں مزید درس دیا جارہا کہ ... اگر نیکی کرنا چاہتے ہوتو "اللہ کو قرضِ حسنہ دو"، انفاق کرو، اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

Acknowledgment

اس "مطالعۂ قرآن" میں جہاں کہیں ذاتی خیالات یا تأثرات پیش کیے گئے ہیں، وہ محض میری فہم و بصیرت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کوئی چاہے تو ان کی تائید کرے، کوئی چاہے تو تردید کرے۔ یہ محض فکری آراء ہیں، جو مکمل طور پر درست بھی ہو سکتی ہیں، جزوی طور پر بھی، اور بعض مواقع پر غلط فہمی کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہیں۔

جن مقامات پر 🖉 کا نشان دیا گیا ہے، وہ خصوصی طور پر ذاتی فہم کی نشان دہی کے لیے ہے، اس لیے قارئین انہیں چاہیں تو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ میری کوشش محض فہم قرآن کے ایک سفر کی روداد ہے، نہ کہ کسی حتمی تعبیر کا دعویٰ۔

الحمد للہ رب العٰلمین

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اظہر حسین ابڑو (اللَّهُمَّ ٱغْفِرْ لَهُ وَٱرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَٱعْفُ عَنْهُ)

18-سیپٹمبر-2025